Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نحمَدُہٗ وَنُصَلّی علیٰ رَسُوْلِہِ الکَرِیم وعلیٰ عبدہ المسیح المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 53

شمارہ 44

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ منصور احمد

شرح چندہ سالانہ 200 روپے بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

18 رمضان 1425 ہجری 2 نبوت 1383 ہش 2 نومبر 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان 30 اکتوبر (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں حضور پرنور نے کل مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو رمضان المبارک میں عبادات اور دعاؤں پر کثرت سے توجہ دینے کی نصیحت فرمائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

انسان کو چاہئے کہ ہر قسم کے گناہوں سے خواہ آنکھوں سے متعلق ہوں یا کانوں سے، ہاتھوں سے یا پاؤں سے، بچتا رہے

............(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام)............

بعض گناہ موٹے موٹے ہوتے ہیں مثلاً جھوٹ بولنا، زنا کرنا، خیانت، جھوٹی گواہی دینا اور اتلاف حقوق، شرک کرنا وغیرہ۔ لیکن بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اُسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے۔ مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت ہی بڑا قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے اَیحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتاً۔ خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے۔ ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یا اس کی عادت کے متعلق خفیہ طور پر بے غیرتی یا دشمنی پیدا ہو۔ یہ سب بُرے کام ہیں۔ ایسا ہی بُخل، غضب یہ سب بُرے کام ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے موافق پہلا درجہ یہ ہے کہ انسان ان سے پرہیز کرے اور ہر قسم کے گناہوں سے جو خواہ آنکھوں سے متعلق ہوں یا کانوں سے ہاتھوں سے یا پاؤں سے، بچتا رہے کیونکہ فرمایا ہے ولا تقف مالیس لک بہ علم ۔ ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولاً۔ یعنی جس بات کا علم نہیں۔ خواہ نخواہ اس کی پیروی مت کرو۔ کیونکہ کان، آنکھ، دل اور ہر ایک عضو سے پوچھا جاوے گا۔ بہت سی بدیاں صرف بدظنی سے ہی پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک بات کسی کی نسبت سُنی اور جھٹ یقین کر لیا۔ یہ بہت بُری بات ہے جس کا قطعی علم اور یقین نہ ہو اس کو دل میں جگہ مت دو۔ یہ اصل بدظنی کو دُور کرنے کیلئے ہے کہ جب تک مشاہدہ اور فیصلہ صحیح نہ کرے نہ دل میں جگہ دے اور نہ ایسی بات زبان پر لائے۔ یہ کیسی محکم اور مضبوط بات ہے۔ بہت سے انسان ہیں جو زبان کے ذریعہ پکڑے جائیں گے۔ یہاں دنیا میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے آدمی محض زبان کی وجہ سے پکڑے جاتے ہیں اور انہیں بہت کچھ ندامت اور نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔ دل میں جو خطرات اور سرسری خیال گذر جاتے ہیں۔ ان کیلئے کوئی مواخذہ نہیں۔ مثلاً کسی کے دل میں گذرے کہ فلاں مال مجھے مل جاوے تو اچھا ہے۔ یہ ایک قسم کا لالچ تو ہے لیکن محض اتنے ہی خیال پر جو طبعی طور پر دل میں آئے اور گذر جاوے کوئی مؤاخذہ نہیں۔ لیکن جب ایسے خیال کو دل میں جگہ دیتا ہے اور پھر عزم کرتا ہے کہ کسی نہ کسی حیلے سے وہ مال ضرور لینا چاہئے۔ تو پھر یہ گناہ قابل مؤاخذہ ہے۔ غرض جب دل عزم کر لیتا ہے تو اس کیلئے شرارتیں اور فریب کرتا ہے تو یہ گناہ قابل مواخذہ لکھا جاتا ہے۔ پس یہ اس قسم کے گناہ ہیں جو بہت ہی کم توجہی کے ساتھ دیکھے جاتے ہیں اور یہ انسان کی ہلاکت کا موجب ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے اور کھلے گناہوں سے تو اکثر پرہیز کرتے ہیں۔ بہت سے آدمی ایسے ہوں گے جنہوں نے کبھی خون نہیں کیا۔ نقب زنی نہیں کی۔ یا اور اس قسم کے بڑے بڑے گناہ نہیں کئے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ لوگ کتنے ہیں جنہوں نے کسی کا گلہ نہیں کیا یا کسی اپنے بھائی کی ہتک کر کے اس کو رنج نہیں پہنچایا۔ یا جھوٹ بول کر خطا نہیں کی؟ یا کم از کم دل کے خطرات پر استقلال نہیں کیا؟ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ ایسے لوگ بہت ہی کم ہوں گے جو ان باتوں کی رعایت رکھتے ہوں اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوں۔ ورنہ کثرت سے ایسے لوگ ملیں گے جو تقریباً جھوٹ بولتے ہیں اور ہر وقت ان کی مجلسوں میں دوسروں کا شکوہ شکائت ہوتا رہتا ہے اور وہ طرح طرح سے اپنے کمزور اور ضعیف بھائیوں کو دکھ دیتے ہیں۔

اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلا مرحلہ یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے۔ میں اس وقت بُرے کاموں کی تفصیل بیان نہیں کر سکتا۔ قرآن شریف میں اوّل سے آخر تک اوامر اور نواہی اور احکام الٰہی کی تفصیل موجود ہے اور کئی سو شاخیں مختلف قسم کے احکام کی بیان کی ہیں۔ خلاصۃً یہ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو ہرگز منظور نہیں کہ زمین پر فساد کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا پر وحدت پھیلانا چاہتا ہے۔ لیکن جو شخص اپنے بھائی کو رنج پہنچاتا ہے۔ ظلم اور خیانت کرتا ہے، وہ وحدت کا دشمن ہے۔ جب تک یہ بدخیال دل سے دُور نہ ہوں کبھی ممکن نہیں کہ سچی وحدت پھیلے۔ اس لئے اس مرحلہ کو سب سے اوّل رکھا۔ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۷۵-۲۷۷)

رمضان کا پہلا عشرہ رحمت دوسرا مغفرت اور تیسرا آگ سے آزادی کا ہے

معتکفین کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زریں ہدایات

رمضان کے مہینہ میں کچھ سجدے اُمّتِ مسلمہ کیلئے اور جماعت کیلئے وقف کر دیں

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۹/ اکتوبر ۰۴ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا الحمدللہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان کا تقریباً نصف گذر چکا ہے اگلی جمعرات سے انشاء اللہ آخری عشرہ شروع ہو جائے گا۔ اور اس آخری عشرے میں عموماً مساجد کی رونق زیادہ ہو جاتی ہے لیکن جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں ہم ایک ترقی کرنے والی قوم ہیں ہماری خوشیاں اس وقت دائمی خوشیاں کہلا سکتی ہیں جب ہماری نیکیاں دائمی ہو جائیں اور جو جوش وخروش آج کل نظر آ رہا ہے ہمیشہ نظر آنے لگ جائے۔ اس آخری عشرہ میں زیادہ حاضری کی کئی وجوہات ہیں ایک وجہ تو یہ ہے کہ ہر ایک کو خیال ہوتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھالے اور اس لئے بھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کی خوشخبری دی ہے اور پھر اس برکت کی وجہ سے لوگ مساجد کا رخ بھی کرتے ہیں اور رونق کی ایک وجہ آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا بھی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہماری مساجد کی رونق کو دائمی بنا دے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے

بقیہ صفحہ (10) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مقدس گورو گرنتھ صاحب کا چار سو سالہ جشن

((5))

گزشتہ اقساط میں ہم سکھوں کے مقدس گورو صاحبان کے تاریخی تذکرہ میں گورو ہر گوبند جی کے ذکر تک پہنچے تھے آج کی گفتگو میں ہم اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ شاہجہان کے بعد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ بنا تھا اس کے دور میں چار گورو صاحبان گدی نشین ہوئے تھے یعنی گورو ہر رائے جی 1645-1661ء گورو ہر کشن جی 1661-1664 گورو تیغ بہادر جی 1664-1675 اور دسویں گورو گوبند سنگھ جی 1675-1708 بھائی کاہن سنگھ جی آف نابھ ''مہان کوش'' میں اورنگ زیب کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''یہ سنی فرقہ کا پکا مسلمان بادشاہ عالم اور محنتی ملکی انتظام کرنے میں بڑا عقلمند تھا یہ بہت سادہ لباس پہنتا اور سادی خوراک کھاتا تھا۔ نیز شراب یا کسی اور نشہ کا استعمال نہیں کرتا تھا۔ فرصت کے وقت اپنے ہاتھ سے ٹوپیاں بنانے اور قرآن کی خوشخط نقلیں کرنے کا کام کرتا تھا''

(مہان کوش صفحہ 83 زیر لفظ اورنگ زیب مصنفہ کاہن سنگھ نابھہ پبلشر بھاشا وبھاگ پٹیالہ پنجاب ایڈیشن دوم 1960ء)

کچھ مؤرخین اورنگ زیب عالمگیر کے متعلق اس خیال کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ ایک کٹر وادی مسلمان بادشاہ تھا۔ جو اپنے مذہبی اصولوں پر بڑی سختی سے قائم تھا۔ یہاں تک تو بات درست ہے اگر کوئی آدمی، چاہے کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو اگر وہ اپنے مذہبی اصولوں پر سختی سے قائم ہو تو اس میں حرج کی کیا بات ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اورنگ زیب نے دوسرے مذاہب کے لوگوں پر سختی اور زیادتی کی اور ان پر مظالم ڈھائے۔ اس خیال میں بھی ایک حد تک صداقت ہو سکتی ہے اس لئے کہ اورنگ زیب کوئی مذہبی لیڈر نہیں تھا وہ ایک بادشاہ تھا اور بادشاہ بھی ایسا کہ اس کے دور میں جمہوریت نہیں تھی بلکہ وہ ایک مطلق العنان بادشاہ تھا۔ ایسے بادشاہ جب یہ محسوس کرتے ہیں کہ کوئی طاقت ان کی بادشاہت کے سامنے مقابلہ کے رنگ میں آگئی ہے تو وہ اس بات کو کبھی بھی برداشت نہیں کرتے بلکہ ایسی مقابلہ آرائی کو حکومتوں کی اصطلاح میں بغاوت کا نام دیا جاتا ہے۔ بغاوت یا اپنے ملکی انتظامات کے بالمقابل کوئی ایسا انتظام جو ان کے نزدیک واضح مداخلت ہو وہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ پھر بادشاہ اس قسم کی بات کو چاہے خود دیکھیں یا اپنے ماتحت حکام سے سُنیں بعض دفعہ تحقیق کی ضرورت محسوس کئے بغیر جن کے خلاف شکایت سنتے تھے ان پر حملہ کرنے کی ہدایت بھی دے دیتے تھے۔ اور تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اس میں وہ اپنے پرائے کی کوئی تمیز نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ مُغل بادشاہوں نے اگر گورو صاحبان سے اختلاف کیا اور اُن سے جنگیں کیں تو کیا تاریخ ہمیں یہ نہیں بتاتی کہ انہی بادشاہوں نے اپنے باپوں اور بھائیوں سے بھی جنگیں کیں۔ کیا اورنگ زیب نے اپنے باپ شاہجہاں کو قید نہیں کر دیا تھا اور کیا اورنگ زیب نے اپنے بھائیوں کے خلاف لڑائیاں نہیں کیں کیا ان لڑائیوں کو بھی کفر واسلام کی لڑائیاں قرار دیا جائے گا ہرگز نہیں وہ جنگیں تو بس ملکی ہوس اور دنیاوی جاہ وحشمت کے حصول کیلئے ہی تھیں۔

پھر گورو صاحبان کے معاملے میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی گدی کو ہتھیانے کیلئے خود ان کے خاندان کے لوگ ہی سامنے آگئے اور وہ حسد کی آگ میں جلتے ہوئے ہر طرح کی کوششیں کرتے رہے کہ کسی طرح گورو صاحبان کو ان کی گدی سے محروم کر کے خود گورو گدی کے وارث بن جائیں اس کیلئے انہوں نے ایک طرف مُغل بادشاہوں کے دروازے کھٹکھٹائے اور ان کے سامنے گورو صاحبان کی طرح طرح کی شکایتیں کیں جن میں یہاں تک کہا گیا کہ یہ لوگ حکومت کے مخالف ہیں کسی بھی وقت حکومت کو نقصان پہنچا سکتے ہیں تو دوسری طرف یہی لوگ ہندو پہاڑی راجاؤں کے دربار میں بھی پہنچے اور ان کے سامنے بھی گورو صاحبان کی شکایات کیں۔ اور ایک وقت ایسا بھی آیا کہ پہاڑی راجے اور مُغل حکومت کے پنجاب کے حکام اور گورو صاحبان کے گھریلو حاسدین ان تمام عناصر نے مل کر ایک عرصہ تک گورو صاحبان کی مخالفتیں کیں ان سے جنگیں کیں یہاں تک کہ سکھ تاریخ بتاتی ہے کہ بعض گورو صاحبان کو جامِ شہادت بھی نوش کرنا پڑا۔

اب یہ کس قدر ناانصافی کی بات ہے کہ انسانی شرپسند عناصر کی موجودگی میں اور ان کے متعلق اچھی طرح جانتے بوجھتے ہوئے صرف جہانگیر یا اورنگ زیب کو ہی کامل طور پر قصوروار قرار دے دیا جائے ہم اس موقع پر صاف لکھنا چاہتے ہیں کہ گزشتہ کئی دہائیوں میں رچی ایک خاص سازش کے نتیجہ میں جس میں انگریز کی سازش بھی شامل ہے صرف اور صرف اسلام کو بدنام کرنے کیلئے اور سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان باہم دشمنی پیدا کرنے کیلئے ایسی تاریخوں کو گھڑا گیا ہے۔ گورو گھر کے گھریلو دشمنوں اور ہندو پہاڑی راجاؤں کے مظالم کو تو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے لیکن اگر یاد رکھا گیا ہے تو صرف اور صرف اورنگ زیب کے مظالم کو۔

دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ گورو صاحبان کا اپنا عمل یہ بتاتا ہے کہ وہ مغل بادشاہوں کو ذاتی طور پر اور براہِ راست ظالم نہیں سمجھتے تھے بلکہ وہ یہی خیال کرتے تھے کہ ان بادشاہوں کو ہمارے مخالفین نے ہمارے خلاف کر دیا ہے اگر ہم معاملے کی وضاحت کریں گے تو وہ ضرور اصل حقیقت سمجھ جائیں گے چنانچہ باوجود اس کے کہ جہانگیر کے زمانہ میں گورو ارجن دیو جی کی شہادت عمل میں آگئی تھی گورو ہرگوبند جی پھر بھی بات کو واضح کرنے کیلئے جہانگیر کے پاس خود چل کر دہلی میں حاضر ہوئے۔ جہاں جہانگیر نے نہ صرف آپ کی عزت افزائی کی بلکہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جہانگیر نے ان کو جاگیروں اور خلعتوں سے بھی نوازا تھا اور وہ آپ کو ساتھ لے کر اپنے ذاتی شکار کے سفروں میں بھی گھومتا رہا اور گورو صاحب اس کے ساتھ رہے۔ یہی حال اورنگ زیب کے زمانہ میں بھی ہوا جبکہ گورو تیغ بہادر جی کی شہادت بھی عمل میں آگئی تھی۔ اورنگ زیب کی طرف سے مقرر کردہ سرہند کے گورنر سے گورو گوبند سنگھ جی کی جنگ بھی ہو چکی تھی اور وہ بھاری نقصان بھی اُٹھا چکے تھے گورو گوبند سنگھ جی نے اورنگ زیب کی خدمت میں ایک فارسی نظم بعنوان ''ظفر نامہ'' لکھ کر بھیجا اس میں اورنگ زیب کو حکایات کے ذریعہ نصیحتیں کی ہیں اور اس کی حکومت کی تعریف بھی کی ہے۔ تواریخ گورو خالصہ میں لکھا ہے کہ اس کے بعد اورنگ زیب کو پتہ لگ گیا کہ گورو گوبند سنگھ جی کو آنند پور صاحب سے نکال دیا گیا ہے اور ان کو سخت تکالیف پہنچی ہیں اس پر اورنگ زیب کو سخت افسوس ہوا اس نے گورو جی کو دہلی بلایا چنانچہ آپ اورنگ زیب کے بلاوے پر اس کے پاس دہلی پہنچے ہیں لیکن راستے میں انہیں اورنگ زیب کی وفات کی خبر ملی اور اورنگ زیب کی وفات کے بعد اس کے بیٹوں میں آپس میں حصول بادشاہت کیلئے جھگڑے شروع ہو گئے۔

گورو گوبند سنگھ جی نے بہادر شاہ ظفر کی مدد کی اس تعلق میں تفصیلی گفتگو تو انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں ہوگی لیکن اس مقام پر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اورنگ زیب کٹر ضرور تھا اور وہ اپنے مدمقابل پر حملہ کرنے سے بھی نہیں چوکتا تھا لیکن اس نے کسی کو زبردستی مسلمان نہیں بنایا اگر ایسا ہوتا تو وہ گورو صاحب کو اپنے پاس دہلی نہ بلاتا اور آپ کی عزت افزائی نہ کرتا۔ اس طرح گورو گوبند سنگھ جی بھی ہرگز بہادر شاہ کی مدد نہ کرتے کیونکہ وہ لوگ جو ان کو یا ان کے والد محترم کو دھرم تبدیل کرنے پر مجبور کر چکے ہوں ہم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ ایسے میں گورو صاحبان نے ان کی مدد کی ہو یا ان سے محبت کے مراسم نہ سہی سیاسی مراسم ہی رکھے ہوں۔ پس صاف معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب یا دیگر مسلم بادشاہوں کے متعلق تبدیل مذہب کا جو پراپیگنڈہ کیا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی حکومتوں کے زمانے میں ہندوؤں کو تبدیل مذہب کیلئے مجبور کیا تھا سراسر غلط اور شرارت پر مبنی ہے۔

ایک طرف ہم دیکھتے ہیں کہ بادشاہ تو اپنی حکومت کے مقابل پر آنے والے اپنے رشتہ داروں اور بھائی بندوں کو بھی نہیں بخشتے رہے یہاں تک کہ اگر کسی مسلم بزرگ اور پیر کو بھی انہوں نے اپنے راستے کا روڑا سمجھا تو اس کو بھی قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑی ہیں۔ چنانچہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے جب بادشاہ جہانگیر حضرت سید احمد سرہندیؒ سے ناراض ہوا تو ان کو بھی گوالیار کے قلع میں بند کر دیا تھا وہ تزک جہانگیری میں لکھتا ہے کہ ہم نے احمد سرہندی کو قید کر دیا اس لئے کہ وہ بیہودہ باتیں بکتا تھا۔ پھر ہم نے اس کو آزاد کر دیا اور خلعتِ فاخرہ سے نوازا (تزک جہانگیری مصنفہ نورالدین جہانگیر بادشاہ صفحہ ۳۴۳ الناشر مکتبہ الحسنات دہلی)

اس موقعہ پر ایک تاریخی واقعہ کا ذکر کرتا ہوں۔ اورنگ زیب کے ایک مسلم حاکم محمد امین خان نے جو پنج ہزاری کے منصب پر فائز تھا اورنگ زیب سے درخواست کی تھی کہ وہ محکمہ مال کے عہدہ پر ہندو وزیر نہ رکھے۔ میرا بیٹا پڑھ لکھ گیا ہے اور وہ مسلمان ہے لہٰذا اس عہدہ پر غیر مسلم کی بجائے مسلم کو رکھا جائے تو یہ چیز ہمارے دین کو تقویت دینے کا باعث بھی ہوگی۔ اس موقعہ پر اورنگ زیب نے جو جواب دیا وہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔ اس نے محمد امین خان کو جواب دیا:

اُمور سلطنت را مذہب چہ نسبت وکارہائے سلطنت را تعصب چہ دخل

کہ سلطنت کے کاروبار کو مذہب سے کیا تعلق اور سلطنت کے انتظام میں تعصب کو کیا دخل تم اپنے دین پر اور وہ اپنے مذہب پر قائم رہیں۔ اور مزید لکھا کہ اگر میں تمہارے فرمودہ کے مطابق عمل کروں تو تمام ہندو راجاؤں اور ان کی رعایا کو جڑ سے اکھیڑ دوں۔ قابل آدمیوں کو ہٹانا عقلمندوں کے نزدیک نامناسب اور بے وقوفی ہے۔

(بحوالہ اورنگ زیب کی زندگی کا روشن اصول مصنفہ مہتہ جیمنی جی سابق وکیل لائکپور پبلشر وشو ساہتیہ بھنڈار میرٹھ مطبوعہ پنڈت دھرم ویر مالک و پرنٹر ریفارمر پریس میرٹھ ۱۹۲۲ء)

اب دیکھئے کہ اورنگ زیب جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے زبردستی سکھوں کو مسلمان بنا لیا بلکہ گورو صاحبان کو مسلم بننے پر مجبور کیا اس کا اپنا یہ حال تھا کہ جب اس نے فائدہ محسوس کیا تو مسلم کے مقابل پر نوکری پر ہندو کو ترجیح دی۔ پس صاف ثابت ہوا کہ ان بادشاہوں کو اسلام سے یا کسی اور مذہب سے کچھ تعلق نہیں تھا یہ تو بس سیکولر رہ کر اپنی حکومت کو زیادہ سے زیادہ دنوں تک چلانا چاہتے تھے۔

سکھ تاریخ میں اورنگ زیب کی مخالفت میں ایک یہ بات بھی لکھی گئی ہے کہ اورنگ زیب چاہتا تھا کہ کشمیر کے ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنا لیا جائے چنانچہ گورو تیغ بہادر جی نے ان کو مسلمان بننے سے بچا لیا اور اس کی خاطر اپنی

باقی صفحہ (16) پر ملاحظہ فرمائیں

برمنگھم میں جماعت احمدیہ کی مسجد کا بابرکت افتتاح

اس مسجد کے افتتاح کے دن سے یہ بھی عہد کریں کہ آپس میں بھی پیار اور محبت سے رہیں گے اور اس مسجد سے ہمیشہ امن اور سلامتی کا پیغام دنیا کو پہنچاتے رہیں گے

نمازوں کے قیام کی اہمیت کے بارہ میں قرآن و حدیث اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے تاکیدی نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ یکم اکتوبر 2004ء بمطابق یکم اخاء 1383 ہجری شمسی بمقام مسجد دارالبرکات، برمنگھم (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمن الرحيم۔

الحمد لله رب العالمين۔ الرحمن الرحيم۔ ملك يوم الدين۔ إياك نعبد وإياك نستعين۔

اهدنا الصراط المستقيم۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿اَلَّذِيْنَ إِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ۔ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ﴾ (سورۃ الحج آیت :42)

الحمدللہ کہ آج جماعت احمدیہ برطانیہ کی یہ مسجد جسے برمنگھم کی جماعت نے بہت بڑا حصہ قربانی کا دے کر تعمیر کیا ہے، اس کی تکمیل ہونے پر افتتاح ہو رہا ہے۔ اس مسجد کی اور برمنگھم جماعت کی بیک گراؤنڈ (Background) کے بارے میں مختصر تاریخ، چند ایک پوائنٹ بتا دیتا ہوں۔

یہاں 1960ء میں جماعت قائم ہوئی تھی جو صرف پانچ افراد پر مشتمل تھی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے وقت میں 1980ء میں یہاں پہلا مشن ہاؤس خریدا گیا اور اس کا نام حضور رحمہ اللہ نے بیت البرکات تجویز فرمایا اور پھر اس کے بعد اللہ کے فضل سے جماعت بڑھنی شروع ہوئی تو 1993ء میں مسجد کے لئے نئی جگہ کی تلاش بھی شروع ہوئی اور 1994ء میں برمنگھم کونسل نے یہ جگہ مارکیٹ میں فروخت کے لئے رکھی تو جماعت نے رابطہ کیا اور اکتوبر میں بڑی برائے نام قیمت پر یہ جگہ مل گئی۔ (حضور انور نے مکرم امیر صاحب برطانیہ کو مخاطب کر کے استفسار فرمایا کہ یہ جگہ برائے نام قیمت پر ہی ملی تھی؟) اور یہ ایک خستہ حال سکول کی عمارت تھی۔ گورنمنٹ کے کاغذات میں ویسے لسٹڈ (Listed) بلڈنگ تھی، خود چاہے لسٹڈ بلڈنگ کا حال برا کر دیں لیکن جب کوئی لے لے تو کہتے ہیں کہ اس کو پوری طرح Maintain کیا جائے۔ بہرحال شرط انہوں نے یہی لگائی تھی کہ اس کو خوبصورت بنایا جائے گا۔ یہ جو میں نے برائے نام قیمت بتائی ہے یہ 200 پاؤنڈ تھی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1996ء میں یہاں آ کر اس جگہ کا معائنہ کیا، یہ جگہ پسند آئی۔ یہ تقریباً پونے دو ایکڑ یعنی 1.75 ایکڑز (31 ہزار مربع فٹ) اس کا رقبہ ہے بہت سارا خرچ والنٹیئرز نے وقار عمل کر کے بچایا ہے، میرا اندازہ ہے کہ جتنا خرچ ہوا ہے اس سے تقریباً ڈیوڑھا اور ہوگا۔ یہ خرچ تقریباً 1.6 ملین (16 لاکھ) پاؤنڈ خرچ ہوا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ برمنگھم جماعت کو اس مسجد کے بنانے میں مالی قربانی کا بہت بڑا حصہ ادا کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور عمومی طور پر یو۔ کے کی جماعت نے بھی کافی مدد کی ہے اللہ ان سب کو جزا دے۔ اس کی نگرانی کرنے والے ڈاکٹر فاروق صاحب اور ناصر خان صاحب نائب امیر نے بڑی محنت سے کام کیا۔ اسی طرح وہی ٹیم جو بیت الفتوح میں کام کرتی رہی، والنٹیئرز کی اور ورکرز کی بھی انہوں نے بھی یہاں آ کر کام کیا۔ اللہ سب کو جزا دے۔ یہ سب لوگ جنہوں نے مالی قربانیاں بھی کیں، وقت بھی دیا، انہوں نے جماعتی روایات کو قائم رکھا، زندہ رکھا، خدا کرے کہ یہ آئندہ بھی ان روایات کو زندہ رکھنے والے رہیں۔

لیکن یاد رکھیں کہ یہ سب جنہوں نے قربانیاں کیں، جس قربانی کے جذبے سے آپ نے یہ مسجد تعمیر کی ہے، اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے جس جذبے کے تحت آپ نے اس کی تعمیر میں حصہ لیا ہے وہ جذبہ ماند نہیں پڑ جانا چاہئے، ختم نہیں ہو جانا چاہئے۔ آپ کا اصل جذبہ اس عمارت کی تعمیر کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے آنے والوں کے لئے، اکٹھے ہو کر اس کی عبادت کرنے والوں کے لئے ایک جگہ بنانا تھا جو اللہ تعالیٰ کا گھر کہلائے۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل میں تھا کہ لوگ ایک ایسی جگہ میں اکٹھے ہوں اور وہاں اکٹھے ہو کر باجماعت نمازیں ادا کرنے والے ہوں، عبادت کرنے والے ہوں، ایک امام کی آواز کے ساتھ کھڑے ہوں اور بیٹھنے والے ہوں، رکوع کریں اور سجدہ کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا جو نعرہ لگاتے ہیں اپنے عملوں سے بھی اس کا اظہار کریں کہ اے اللہ! ہم ایک ہیں۔ مسجد بنا کر نماز پڑھتے وقت بھی ہم ایک ہیں۔ اور ہم ایک ہیں مسجدوں سے باہر آ کر بھی۔ اس لئے کہ تیرا حکم ہے کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اے اللہ! تیری وحدانیت کو قائم کرنے کے لئے آنے والے تیرے امام کو بھی پہچانا ہے۔ اور پھر تو نے اے اللہ! اپنے وعدوں کے مطابق ہمیں اس امام الزمان کے بعد خلافت کے ذریعہ سے مضبوط کیا ہے، ہمیں ایک رکھا ہے اور ہمیں تمکنت عطا فرمائی ہے، ہمیں مضبوطی عطا فرمائی ہے۔ ہم یہ دعا کرتے ہیں اور تجھ سے تیرا فضل مانگتے ہوئے، تجھ سے اس بات کے طالب ہیں کہ یہ انعام جو تو نے ہم پر کیا ہے اسے ہمیشہ قائم رکھ۔ اور اے اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ تیرے شکر گزار اور عبادت گزار بندے بنے رہیں۔ اور تیری وحدانیت کو قائم کرنے کے لئے اور تیری عبادت کرنے کے لئے جو مسجد ہم نے بنائی ہے اسے ہم ہمیشہ آباد رکھیں ہمیں ہمیشہ اسے آباد رکھنے کی توفیق دے۔

تو جب اس طرح دعائیں اور عمل ہو رہے ہوں گے تو پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح آپ کے خوف کو ہمیشہ امن میں بدلتا چلا جائے گا۔ پس اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ ہمیں جو کچھ ملتا ہے اور ملا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ملا ہے۔ اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے، اس کی عبادت کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے، اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے اور نیکیوں کو دنیا میں پھیلانے کی ضرورت ہے۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہی مضمون بیان فرمایا ہے کہ جب تمہیں تمکنت مل گئی پھر تمہاری ترجیحات بدل نہیں جانی چاہئیں۔ (میں ترجمہ نہیں کر رہا مفہوم بیان کر رہا ہوں وضاحت سے) بلکہ تمہیں نمازوں کی طرف بھی زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہوگی تا کہ اللہ کے عبادت گزار بندے بنو اور اس کے فضلوں کو مزید حاصل کرو۔ اور تمہاری نسلیں بھی ان فضلوں کو حاصل کریں تا کہ تمہاری یہ مضبوطی، یہ تمکنت قائم رہے۔ ایک خدا کے آگے جھکنے والے، اس کی وحدانیت قائم کرنے والے بنے رہیں۔ سورۃ نور میں، آیت استخلاف جسے ہم کہتے ہیں، اس میں بھی یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے کہ خلافت عطا فرمائی تا کہ تم میں مضبوطی قائم رہے۔ آئندہ بھی یہ انعام ملتا رہے گا انشاء اللہ، لیکن ان کو ملتا رہے گا جو میری عبادت کریں گے۔ فرمایا ﴿يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا﴾ (النور :56) یعنی یہ انعام میری اس طرح عبادت کرنے والوں کے لئے ہے جو عبادت کا حق ہے کسی بھی لحاظ سے شرک کرنے والے نہ ہوں، چھپا ہوا شرک بھی ان میں نہ پایا جاتا ہو۔ ایسے عبادت کرنے والوں کو انعام ملتا رہے گا۔ جب نماز کا

وقت ہو تو تمام کاروبار بند کر کے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکو۔ تمہارے کاروبار، تمہاری خواہشات تمہاری ذمہ داریاں تمہیں اس شرک پر آمادہ نہ کریں۔ یہ بھی چھپا ہوا ایک شرک ہے۔ تمہیں یہ خیال نہ آ جائے کہ اس وقت تو کام کا وقت ہے۔ اس وقت تو کاروبار کا وقت ہے۔ اگر میں نے تھوڑی دیر کے لئے بھی چھٹی کی تو میرا نقصان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ تو اپنے کاروباروں کو میرے مقابلے میں بت بنا کے بیٹھے ہوئے ہیں ان میں کس طرح مضبوطی آ سکتی ہے۔

پھر کسی نے اولاد کو بت بنایا ہوا ہے۔ پھر اور اس طرح بے شمار چیزیں ہیں۔ تو یہ سب بت توڑنے ہوں گے۔ ہلکے سے ہلکے شرک سے بھی بچنا ہوگا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش بھی ہوگی۔ مسجد کو نمازیوں سے بھرنے کی کوشش کرو گے تو آج جو تم ایک مسجد پر خوش ہو رہے ہو، اللہ تعالیٰ ایسی ہزاروں مسجدیں تمہیں عطا فرمائے گا۔ لیکن شرط یہی ہے کہ مسجدوں کو نمازیوں سے بھرو۔ آیت استخلاف سے اگلی آیت میں بھی یہی حکم ہے کہ نماز قائم کرو، نماز باجماعت پڑھو۔ غرض مومن وہی ہے، اللہ تعالیٰ کے انعام پانے والے وہی ہیں، خلافت سے وابستہ رہنے والے وہی ہیں، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو قائم رکھنے والے وہی ہیں جو مسجدوں کو آباد رکھیں۔

پھر میں نے جو آیت تلاوت کی ہے اس میں یہ بھی حکم ہے کہ تمہاری یہ مضبوطی جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے اس وقت تک قائم رہے گی اور بڑھتی چلی جائے گی جب تک کہ تم زکوٰۃ دینے والے بھی ہو گے، مالی قربانی کرنے والے بھی ہو گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یہ خصوصیت من حیث الجماعت بہت ہے۔ اس کے نظارے ہم روز دیکھتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ اچھی باتوں کا حکم دینے والے ان کو پھیلانے والے اور بری باتوں سے روکنے والے ہو۔ تو جن میں یہ سب خصوصیات ہوں گی اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی ہوگی، اس کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں گے اور بندوں کے حق ادا کرنے کی بھی کوشش ہو رہی ہوگی اور نیکیوں کو قائم کرنے اور برائیوں کو روکنے کی کوشش بھی ہو رہی ہوگی تو جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ پھر انعامات کی بارش بھی ہوتی رہے گی۔ پھر فرمایا کہ یاد رکھو کہ ہر بات کا انجام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اس لئے اللہ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مومن کو قرآن کریم میں جو بے شمار مرتبہ نماز قائم کرنے کے لئے حکم دیا ہے، نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے اس پر مستقل عمل کرتے چلے جانا اور دوسری نیکیاں بھی ساتھ ساتھ بجا لانا۔ تو پھر ان انعاموں کے وارث ٹھہرو گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے کئے ہیں۔

پس ہر احمدی ہر وقت اپنے دل کو ٹٹولتا رہے کہ اس کے دل میں کوئی مخفی شرک تو نہیں پیدا ہو رہا؟، اس کی مالی قربانیاں بھی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہی تھیں اور کسی نام و نمود کے لئے تو نہیں تھیں؟، اس کی عبادتیں بھی خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہی تھیں اور ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کی خاطر ہیں اور اس کے خوف اور خشیت کی وجہ سے ہیں تو پھر یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ نمازوں میں مسجدوں میں حاضری کم ہو۔ اگر ظہر عصر کی حاضری کم ہے اپنے اپنے کاموں میں دور ہونے کی وجہ سے مسجد میں اکٹھے نہیں ہو سکتے تو مغرب عشاء اور فجر کی حاضری تو انتہا تک پہنچنی چاہئے۔ امیر صاحب کہہ رہے تھے کہ ہمارا خیال ہے اگلے دس پندرہ سال کے لئے یہ مسجد ہمارے لئے کافی ہے۔ میں نے ان کو کہا ایک تو اگر سارے نمازی آنے شروع ہوں تو یہ مسجد کافی نہیں ہے۔ دوسرے کیا خیال ہے آپ کا دس پندرہ سال تک آپ نے دعوت الی اللہ نہیں کرنی؟ اپنی تعداد کو نہیں بڑھانا؟

پھر یہ بھی ذکر کر دوں جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اس آیت میں آیا ہے کہ نیک باتوں کا حکم دیں گے۔ اس لئے اس مسجد کے افتتاح کے دن سے یہ بھی عہد کریں کہ آپس میں بھی پیار اور محبت سے رہیں گے، تمام رنجشیں دور کریں گے۔ اور اس مسجد سے ہمیشہ امن اور سلامتی کا پیغام دنیا کو پہنچاتے رہیں گے۔ اور پھر اس نیت سے مسجد میں آ کر دعا بھی کریں گے تو اللہ تعالیٰ ذاتی دعائیں بھی قبول فرمائے گا اور جماعتی مضبوطی بھی عطا فرمائے گا انشاء اللہ۔ پھر صرف یہی نہیں کہ خود ہی مسجد میں آنا ہے بلکہ اپنی اولادوں کو بھی مسجد میں لانا ہے اور ان کا بھی مسجد سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ ان کو بھی ایک خدا کی عبادت کی طرف توجہ پیدا کروانی ہے۔ ان کی بھی اس نہج پہ تربیت کرنی ہے کہ ان کو بھی احساس ہو کہ ان کا اوڑھنا بچھونا نمازوں میں ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں ہے۔ اس معاشرے میں جہاں وہ رہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ان کی تربیت کرنی ہوگی، ان کو برے بھلے کی تمیز سکھانی ہوگی۔

اگر اپنے گھر سے ہی نیکیوں کو پھیلانے اور نمازوں کو قائم کرنے کی کوشش کریں گے تو پھر تو کامیابی ہوگی۔ اگر نہیں کریں گے تو اس کا باہر بھی کوئی اثر نہیں ہوگا۔ کوئی دعوت الی اللہ بھی کارگر نہیں ہوگی۔ اگر ہر عہدیدار خواہ وہ جماعتی عہدیدار ہو یا ذیلی تنظیموں انصار، خدام یا لجنہ کے عہدیدار ہوں۔ ان نیکیوں اور عبادتوں کو اپنے گھروں میں رائج نہیں کریں گے تو باہر بھی کوئی آپ کی بات نہیں سنے گا۔ انقلاب لانے والے پہلے اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرتے ہیں۔ وہی قوم ترقی کرتی ہے جن کے لیڈروں کے اپنے نمونے اعلیٰ ہوں، جن کے عہدیدار خود مثالیں قائم کرنے والے بنیں۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جماعت کے ہر فرد پر، ہر بچے پر، ہر بڑے پر، ہر عہدیدار پر کہ اللہ تعالیٰ کے انعام کی قدر کرتے ہوئے پاک نمونے دکھائیں۔ عبادتوں کے معیار قائم رکھیں تا کہ سب سے بڑی نعمت جو خلافت کی نعمت ہے وہ آپ میں ہمیشہ قائم رہے۔

نمازوں کی اہمیت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر تاکید فرمائی ہے اور ڈرا کر بھی اور جزا کے لالچ کے ساتھ بھی اس طرف توجہ دلائی ہے، اس کے بارے میں چند روایات سناتا ہوں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والی چیز ترک نماز ہے۔ (ترمذی کتاب الایمان باب ما جاء فی ترک الصلوٰۃ)

دیکھیں کس قدر سخت ارشاد ہے کہ مومن وہ ہے، ایمان لانے والا وہ ہے جو نمازوں میں باقاعدہ ہے ورنہ اس میں اور کافر میں کوئی فرق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے بندوں سے نرمی کے سلوک کرنے کے لئے کئی سہولتیں دی ہوئی ہیں اگر پھر بھی کوئی توجہ نہیں دیتا تو پھر یہ بدقسمتی ہے اور انتہائی بھیانک انجام ہے جو اس حدیث میں بتایا گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس سلسلے میں کبھی کبھار اگر کوئی غلطی ہوتی ہے تو درگزر فرمانے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب عزوجل فرشتوں سے فرمائے گا حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ میرے بندے کی نماز کو دیکھو کیا اس نے اس کو مکمل طور پر ادا کیا تھا یا نامکمل چھوڑ دیا تھا۔ پس اگر اس کی نماز مکمل ہوگی تو اس کے نامہ اعمال میں مکمل نماز لکھی جائے گی۔ اور اگر اس نماز میں کچھ کمی رہ گئی ہوگی تو فرمائے گا دیکھیں کیا میرے بندے نے کوئی نفلی عبادت کی ہوئی ہے۔ پس اگر اس نے کوئی نفلی عبادت کی ہوگی تو فرمائے گا کہ میرے بندے کی فرض نماز میں جو کمی رہ گئی تھی وہ اس کے نفل سے پوری کرو۔ پھر تمام اعمال کا اسی طرح مواخذہ کیا جائے گا۔

(ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب قول النبی ﷺ کل صلوۃ لا یتمھا صاحبھا تتم من تطوعہ)

اللہ تعالیٰ کی نظر میں نماز پڑھنے والے کی کتنی قدر ہے۔ ظاہر ہے جو باقاعدہ نمازی ہوں گے انہیں ہی نفلوں کی طرف توجہ ہوگی، وہی نفل پڑھنے والے بھی ہوں گے۔ تو فرمایا کہ اگر ایسے لوگوں کی فرض نمازوں میں کوئی کمی رہ جائے تو یہ نفلوں سے پوری کر دو۔ کیونکہ جسے نفلوں کی عادت ہے وہ فرض یقیناً جان بوجھ کر نہیں چھوڑ سکتا۔ کوئی عذر ہوگا تو وہ نماز میں نہیں آ سکے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ذرا غور کریں کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزرتی ہو وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ بھی میل باقی رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض کی اس کی میل میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب الصلوٰت الخمس کفارۃ)

اب یہ حدیث عموماً بہت سارے لوگوں نے سنی ہوگی، ذہن میں ہوتی ہے۔ اگر کہیں حوالہ دینا ہو تو پیش بھی کر دیتے ہیں لیکن اس پر عمل بہت کم ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لئے ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی جگالی کرتے رہنا چاہئے، ان کو دوہراتے رہنا چاہئے۔ اب کون ہے دنیا میں جسے ذرا سا بھی خدا کا خوف ہو اور وہ یہ کہے کہ میں خطا کار نہیں ہوں یا میرے اندر کمزوریاں نہیں ہیں۔ تو مومن کے لئے خوشخبری ہے کہ تمہاری یہ ساری

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ

بزرگوں کی تعظیم کرو

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان 2248.1652, 2248.5222

2243.0794

رہائش 2237-0471, 2237-8468

خطائیں، کمزوریاں، غلطیاں معاف ہوسکتی ہیں، دور ہوسکتی ہیں بشرطیکہ نمازیں باقاعدہ ادا کرنے والے ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "نماز اصل میں دعا ہے۔ نماز کا ایک ایک لفظ جو بولتا ہے وہ نشانہ دعا کا ہوتا ہے۔ اگر نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے۔ کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے اور کیا ہے۔ ایک حاکم ہے جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ میں دکھیاروں کا دکھ اٹھاتا ہوں (یعنی آواز دے رہا ہے) مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔ میں بہت رحم کرتا ہوں، بے کسوں کی امداد کرتا ہوں۔ لیکن ایک شخص جو مشکل میں مبتلا ہے اس کے پاس سے گزرتا ہے اور اس کی ندا کی پروا نہیں کرتا، نہ اپنی مشکل کا بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے تو سوائے اس کے کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہوگا۔ یہی حال خدا تعالیٰ کا ہے کہ وہ تو ہر وقت انسان کو آرام دینے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے۔ قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڑے زور سے کرے کیونکہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے"۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 54 جدید ایڈیشن)

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ باجماعت نماز پڑھنا کسی شخص کے اکیلے نماز پڑھنے سے 25 گنا زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ اور مزید فرمایا اور رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے نماز فجر پر جمع ہوتے ہیں۔ ایک دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ 27 گنا زیادہ افضل ہے۔

(مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ)

بہر حال اللہ تعالیٰ نے اس کی اہمیت کے پیش نظر باجماعت نماز پڑھنے کو بہر حال فوقیت دی ہے، افضل ٹھہرایا ہے۔ اور پھر آگے فجر کی نماز کی اہمیت بھی واضح فرمائی کہ اس پر جب تم نیند سے اٹھ کر نماز پڑھنے آؤ گے تو استقبال کرنے والے تمہارے لئے دعائیں کرنے والے فرشتوں کی تعداد بھی وہاں دوسری نمازوں کی نسبت زیادہ ہوگی۔ جانے والے فرشتے بھی یہ کہہ رہے ہوں گے کہ اس کی نیکیاں شمار کرتا جاؤں کہ نماز میں آرہا ہے اور آنے والے بھی یہ کہتے ہیں کہ نیکیاں شمار کر لو کہ نماز میں آیا ہے۔ تو فجر کی نماز کا تو کئی گنا زیادہ ثواب ہے۔

پھر ایک روایت ہے حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت ان شرائط پر کی کہ میں نماز قائم کروں گا، زکوٰۃ ادا کروں گا، ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا اور یہ کہ مشرکوں سے تعلقات نہ رکھوں گا۔ (سنن نسائی کتاب البیعۃ۔ باب البیعۃ علی فراق المشرک)

اب یہ مشرکوں سے تعلقات نہ رکھنے کی شرط بھی اس لئے ہے کہ زیادہ دوستیاں ایسے لوگوں سے جن کو خدائے واحد پر یقین نہ ہو، کم علم والے ہیں، خدا سے دوری کا باعث بن سکتی ہیں۔ ایسی باتیں اس کی عبادت سے دور لے جاسکتی ہیں۔ خاص طور پر نوجوانوں کو اپنے ماحول کا جائزہ لینا چاہئے، اپنے دوستوں کا جائزہ لینا چاہئے، کہیں کوئی خاموشی سے، غیر محسوس طریقے سے آپ کو اپنے زیر اثر تو نہیں کر رہا۔ خدا کی عبادت کا جو مقصد ہے اس سے دور تو نہیں کر رہا۔ اور آپ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کا جو مقصد ہے اس سے دور تو نہیں کر رہا۔ وہ یہی مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قریب لایا جائے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ! اللہ کی قسم یقیناً میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا اے معاذ! میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ تم ہر نماز کے بعد یہ دعا کرنا نہ بھولنا، اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔ کہ اے اللہ تو مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیرا ذکر، تیرا شکر اور اچھے انداز میں تیری عبادت کرسکوں۔ (سنن ابی داؤد۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب ما جاء فی الاستغفار)

دیکھیں کیا پیارا انداز ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دلانے کا۔ اور پھر جب انسان خدا سے اس طرح دعا مانگ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادت کی توفیق بھی بڑھا دیتا ہے۔

پھر زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ رات کو دیر تک عبادت کرتے یہاں تک کہ جب رات کا آخری وقت ہوتا تو اپنے اہل و عیال کو اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ یعنی نماز کا وقت ہوگیا کہتے ہوئے جگاتے اور قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرماتے ﴿وَأْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا۔ لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا۔ نَحْنُ نَرْزُقُکَ۔ وَالْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی﴾ (سورۃ طٰہٰ 133) یعنی تو اپنے اہل کو نماز کی تاکید کرتا رہ اور تو خود بھی اس پر قائم رہ اور ہم تجھ سے رزق نہیں مانگتے۔ کیونکہ ہم تجھے رزق دے رہے ہیں۔ اور انجام تقویٰ کا ہی بہتر ہے۔ (مؤطا امام مالک۔ باب ما جاء فی قیام رمضان)

اس طرح ہر احمدی کو اپنے بیوی بچوں کو نماز کی تلقین کرتے رہنا چاہئے، اس کے لئے اٹھاتے رہنا چاہئے، نمازوں پہ لاتے رہنا چاہئے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ انعامات اس وقت تک نازل فرماتا رہے گا جب تک کہ خود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی عبادت کی طرف مائل رکھیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نمازوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: "یاد رکھنا چاہئے کہ نماز ہی وہ شے ہے جس سے سب مشکلات آسان ہو جاتے ہیں اور سب بلائیں دور ہوتی ہیں۔ مگر نماز سے وہ نماز مراد نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے اور آستانہ احدیت پر گر کر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 402 جدید ایڈیشن)

یاد رکھو کہ یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی۔ لیکن اکثر لوگ جو نماز پڑھتے ہیں تو وہ نماز ان پر لعنت بھیجتی ہے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ ﴿فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ﴾ (الماعون: 5-6) یعنی لعنت ہے ان نمازیوں پر جو نماز کی حقیقت سے ہی بے خبر ہوتے ہیں۔ نماز تو وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بے حیائی سے بچایا جاتا ہے۔ مگر جیسے کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں اس طرح کی نماز پڑھنی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ اور یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔ اور جب تک انسان دعاؤں میں نہ لگا رہے اس طرح کا خشوع اور خضوع پیدا نہیں ہوسکتا۔ اس لئے چاہئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو"۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 403 جدید ایڈیشن)

خدا کرے کہ کسی احمدی کی نماز بھی بے خبری کی نماز نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والی نماز نہ ہو۔ بلکہ اس کے انعاموں کو حاصل کرنے والی نماز ہو۔ ہر احمدی کی نماز اس کی ذات پر اور اس کے خاندان پر بھی انعامات لانے والی ہو۔ اور جماعتی طور پر بھی یہ دعائیں اکٹھی ہو کر جماعت میں مضبوطی پیدا کرنے والی ہوں۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کرسکیں۔ وہ تمیز جس سے خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے۔ پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی مسجد میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں، ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے"۔

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 281-282 جدید ایڈیشن)

اس ضمن میں یہ بھی عرض کردوں کہ مردوں اور بچوں کو تو عموماً عادت پڑ جاتی ہے لیکن عورتوں کی طرف سے یہ شکایت ہوتی ہے کہ ان کی صفیں نہ سیدھی ہوتی ہیں نہ ایک صف میں کھڑی ہوتی ہیں۔ جس کو جہاں جگہ ملے کھڑی ہو جاتی ہیں، بیچ میں بعض دفعہ کئی کئی صفیں خالی ہوتی ہیں۔ اس لئے لجنہ اماء اللہ کی جو تنظیم ہے ان کے جو عہدیدار ہیں ان کی سیکرٹری تربیت ہیں، صدر ہیں وہ اپنی لجنات کو اس طرف توجہ دلائیں کہ جب مسجدوں میں آئیں تو پہلے پہلی صف مکمل کریں، پھر دوسری صف اور جو بچوں والی خواتین ہیں وہ آخر میں جا کے بچوں کو علیحدہ لے کے بیٹھیں۔ اوّل تو بچوں کے ساتھ آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان پہ اتنا فرض ہی نہیں لیکن عیدوں اور جمعوں پہ جہاں علیحدہ انتظام ہوتا ہے، وہاں بیٹھنا چاہئے اور صفیں بہر حال تسلسل سے بنی چاہئیں اور قائم رہنی چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے استغفار ہے، درود شریف۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 310-311 جدید ایڈیشن)

میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ بعض لوگ خط لکھتے ہیں کہ کوئی خاص دعا، کوئی خاص وظیفے بتائیں،

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion Leather Products & General Order Suppliers & Importers.

Office: 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara, Near Star Club, Calcuta -700039

Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

ملاقات میں بھی بعض عورتیں اور مرد اس بات کا اظہار کرتے ہیں لیکن جب پوچھو تو پتہ لگتا ہے کہ بعض خواتین بھی مرد بھی نمازیں بھی پوری نہیں پڑھ رہے ہوتے اور وظیفے کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ حالانکہ پہلے بنیادی حکموں پر تو عمل کریں اور جب اس پر عمل کریں گے تو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ تمام باتیں، وظیفے، ذکر اسی میں آجائیں گے۔ نماز کو ہی اگر سنوار کر پڑھا جائے تو اسی میں تسلی ہو جاتی ہے۔

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! نماز کے متعلق ہمیں کیا حکم ہے فرمایا: ''نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمیں نماز معاف فرمادی جاوے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں۔'' (یہ کاروباری لوگوں کے لئے ہے ذرا نوٹ کرلیں) ''مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے۔ تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں ہے تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔

نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گرجانا۔ اس سے اپنی حاجات کا مانگنا، یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے۔ اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کرکے اس کی رحمت کو جنبش دلانا، پھر اس سے مانگنا۔ پس جس دین میں یہ نہیں، وہ دین ہی کیا ہے۔ انسان ہر وقت محتاج ہے۔ اس سے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اس کے فضل کا اسی سے خواستگار ہو۔ کیونکہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جاسکتا ہے۔ اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تیری رضا پر کاربند ہوکر تجھے راضی کرلیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت، اسی کا خوف اس کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے''۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 188-189 جدید ایڈیشن)

پس وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں، جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ بعض مجبوریوں اور بعض کاموں کی وجہ سے نماز وقت پر نہیں پڑھ سکتے ان کو یہ ارشاد اور یہ حدیث اپنے سامنے رکھنی چاہئے۔ کپڑے گندے ہونے کا بہانہ نہ سہی کوئی اور بہانہ ہی سہی۔ لیکن بات یہی ہے کہ کسی بہانے سے نماز کو ٹالا جا سکے۔ پس یہ بنیادی ستون ہے اس کی طرف ہر احمدی کو بہت توجہ دینی چاہئے اور ٹالنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ''جہاں تک ہوسکے پاک اور صاف ہوکر اور نفی خطرات کرکے نماز ادا کریں اور کوشش کریں کہ: ''ایسی گری ہوئی حالت میں نہ رہے اور اس کے جس قدر ارکان حمد و ثنا حضرت عزت اور توبہ واستغفار اور دعا اور درود ہیں وہ دلی جوش سے صادر ہوں۔ لیکن یہ تو انسان کے اختیار میں نہیں ہے کہ ایک فوق العادت محبت ذاتی اور خشوع ذاتی اور محویت سے بھرا ہوا ذوق و شوق اور ہر ایک کدورت سے خالی حضور اس کی نماز میں پیدا ہو جائے''۔ یعنی ہر ایک کے لئے آسان نہیں ہے کہ اس طرح کی جو کیفیت ہے وہ پیدا ہو جائے یہ انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ فرمایا کہ: ''گویا وہ خدا کو دیکھ لے اور ظاہر ہے کہ جب تک نماز میں یہ کیفیت پیدا نہ ہو وہ نقصان سے خالی نہیں۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ متقی وہ ہیں جو نماز کو کھڑی کرتے ہیں اور کھڑی وہی چیز کی جاتی ہے جو گرنے کے لئے مستعد ہے۔ پس آیت ﴿یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ﴾ کے یہ معانی ہیں کہ جہاں تک ان سے ہوسکتا ہے نماز کو قائم کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں اور تکلف اور مجاہدات سے کام لیتے ہیں۔ مگر انسانی کوششیں بغیر خدا تعالیٰ کے فضل کے بیکار ہیں''۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 138-139)

یہ ساری چیزیں فرمایا کہ اس طرح پیدا نہیں ہوسکتیں۔ اس کے لئے بہر حال کوشش کرنی ہوگی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگنا ہوگا۔ ورنہ تو اس کے بغیر یہ سب چیزیں بیکار ہیں۔ پھر جب یہ نمازیں پڑھنے والے ہو جائیں تو پھر نفلوں سے اپنی عبادتیں سجانے کا بھی حکم ہے۔ اور یہ تبھی ممکن ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ فرائض کی طرف توجہ ہو، نماز قائم کرنے کی طرف توجہ ہو۔

جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جب رات کا آخری پہر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سماء دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں۔ یعنی رات کے آخری پہر میں اللہ تعالیٰ نیچے آتا ہے اور کہتا ہے کوئی ہے جو دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں۔ کوئی ہے جو مغفرت طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے رزق طلب کرے میں اسے رزق عطا کروں۔ کوئی ہے جو مجھ سے اپنی تکلیف دور کرنے کے لئے دعا کرے تو میں اس کی تکلیف دور کروں۔ اللہ تعالیٰ یونہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 521 مطبوعہ بیروت)

پس ہر احمدی کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو ابدی بنانے کے لئے، ہمیشہ کے لئے قائم رکھنے کے لئے، نمازوں کے قیام کے لئے، مسجدوں کو بھی آباد رکھیں اور نفلی عبادتوں کی طرف بھی توجہ دیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''جو خدا تعالیٰ کے حضور تضرع اور زاری کرتا ہے اور اس کے حدود و احکام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے جلال سے ہیبت زدہ ہوکر اپنی اصلاح کرتا ہے وہ خدا کے فضل سے ضرور حصہ لے گا۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کرلیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔ جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار کب ہوسکتا ہے۔ پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک درد دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتے ہیں لیکن اگر اٹھنے میں سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز دل میں نہیں کیونکہ نیند تو غم کو دور کر دیتی ہے۔ لیکن جبکہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی درد اور غم نیند سے بھی بڑھ کر ہے جو بیدار کر رہا ہے۔ پھر ایک اور بات بھی ضروری ہے جو ہماری جماعت کو اختیار کرنی چاہئے اور وہ یہ ہے کہ زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھا جاوے۔ زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آجاتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ ڈیوڑھی میں آ گیا پھر اندر آنا کیا تعجب ہے۔ پھر یاد رکھو کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں دانستہ ہرگز غفلت نہ کی جاوے۔ جو ان امور کو مدنظر رکھ کر دعاؤں سے کام لے گا یا یوں کہو کہ جسے دعا کی توفیق دی جاوے گی ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 182 جدید ایڈیشن)

پھر آپ نے فرمایا: ''اے وے تمام لوگو! (اے وہ تمام لوگو) جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو (جو اپنے آپ کو میری جماعت میں شمار کرتے ہو) آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہوکر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا''۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں حقیقت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری نمازیں، ہماری عبادتیں، ہماری قربانیاں، ہماری نیکیوں پر قائم رہنا، اپنی نسلوں میں انہیں رائج کرنا اور ان کو پھیلانے کی تمام کوششیں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو جائیں تاکہ ہم اس کے انعاموں کے وارث ٹھہریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق تمکنت حاصل کریں اور تمکنت حاصل کرنے والوں میں شمار کئے جانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے دین کو پھیلانا ہے۔ مومنین کے گروہ کو تمکنت اور مضبوطی عطا فرمانی ہے۔ ہر ایک کو یہ بھی دعا کرنی چاہئے کہ میں بھی ان میں شامل ہوکر اس سے حصہ پانے والا بنوں۔ کہیں دھتکارا نہ جاؤں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اس وقت ہوگا جب اس کے خوف اور خشیت کی وجہ سے مسجدوں کو آباد کرو گے، مسجدوں میں آؤ گے، باجماعت نمازوں کی طرف توجہ دو گے، عبادالرحمٰن بنو گے۔

پس ہماری یہ مسجد بھی اور ہماری تمام مساجد بھی اگر اس جذبے سے نمازیوں سے بھری رہیں تو پھر کوئی طاقت بھی آپ کی مضبوطی میں کبھی رخنہ نہیں ڈال سکتی۔ کبھی کمزور نہیں کرسکتی۔ آپ کی تمکنت کو چھین نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ معیار قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس احادیث مبارکہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے میری امت کے لوگوں کو سنانے کیلئے اور سمجھانے کیلئے چالیس حدیثیں یاد رکھیں جو کہ دین کے متعلق ہوں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے فقہاء اور علماء کے زمرہ میں جگہ دیگا اور میں قیامت کے روز اس کی سفارش کروں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

۱-لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ	نہیں ہے سنی سنائی بات خود دیکھنے کی طرح
۲-اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ	لڑائی داؤ پیچ کا نام ہے۔
۳-اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ	ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے
۴-اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ	جس سے مشورہ لیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے
۵-اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ	نیکی پر آگاہ کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔
۶-اِسْتَعِیْنُوْا عَلَی الْحَوَائِجِ بِالْکِتْمَانِ	مدد چاہو اپنی ضروریات پر راز داری کے ساتھ۔
۷-اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْبِشِقِّ تَمْرَۃٍ	بچو دوزخ کی آگ سے اگر چہ کھجور کا آدھا حصہ دے کر۔
۸-اَلدُّنْیَا سِجْنٌ لِّلْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃٌ لِّلْکَافِرِ	دنیا مومن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے۔
۹-اَلْحَیَآءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ	حیاء سراسر بہتر ہے۔
۱۰-عِدَۃُ الْمُؤْمِنِ کَاَخْذِ الْکَفِّ	مومن کا وعدہ ایسا ہی سچا ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ میں دیدی جائے۔
۱۱-لَایَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ	مومن کو نہیں چاہئے کہ وہ اپنے مومن بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔
۱۲-لَیْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا	وہ شخص ہم مسلمانوں میں سے نہیں جو ہمیں دھوکہ دے۔
۱۳-مَاقَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَاَلْھٰی	جو مال تھوڑا اور کافی ہو وہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے جو زیادہ ہو اور غافل کردے۔
۱۴-اَلرَّاجِعُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالرَّاجِعِ فِیْ قَیْئِہٖ	اپنی دی ہوئی چیز کو لوٹانے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی کی ہوئی قے کو واپس لے۔
۱۵-اَلْبَلَاءُ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ	بعض دفعہ مصیبت موقوف ہوتی ہے بات کرنے پر۔
۱۶-اَلنَّاسُ کَاَسْنَانِ الْمُشْطِ	تمام لوگ کنگھی کے دندانوں کی مانند ہیں۔
۱۷-اَلْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ	دولتمندی تو دل کی دولتمندی ہے۔
۱۸-اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِہٖ	سعادتمند وہ ہے جو نصیحت پکڑے اپنے غیر کے حال سے۔
۱۹-اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً وَّاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا	بعض بعض شعر بڑے پُر حکمت ہوتے ہیں اور بعض بعض تقریریں تو جادو ہوتی ہیں۔
۲۰-عَفْوُا الْمُلُوْکِ اِبْقَآءٌ لِّلْمُلْکِ	بادشاہوں کا معاف کر دینا ان کی سلطنت کی بقاء کا باعث ہوتا ہے۔
۲۱-اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ	آدمی اس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے اسے محبت ہوتی ہے۔
۲۲-مَاھَلَکَ اِمْرَءٌ عَرَفَ قَدْرَہٗ	نہیں ہلاک ہوا وہ آدمی جس نے پہچان لی اپنی حقیقت۔
۲۳-اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ	بچہ عورت کے خاوند کا ہوتا ہے اور بدکار کیلئے پتھر ہیں۔
۲۴-اَلْیَدُالْعُلْیَاخَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی	اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے۔
۲۵-لَایَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَّایَشْکُرُ النَّاسَ	نہیں شکر کرتا اللہ کا جو نہیں شکر کرتا بندوں کا۔
۲۶-حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ	تیرا کسی چیز سے محبت کرنا اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔
۲۷-جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْھَا وَبُغْضِ مَنْ اَسَآءَ اِلَیْھَا	فطرت میں رکھی گئی ہے دلوں کی محبت اس شخص کی جو اس کا محسن ہو اور بغض اس شخص کا جو کوئی برائی کرے ان سے۔
۲۸-اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّاذَنْبَ لَہٗ	توبہ کرنے والا گناہ سے، اس شخص کی طرح ہوتا ہے کہ جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔
۲۹-اَلشَّاھِدُ یَرٰی مَالَایَرَاہُ الْغَائِبُ	حاضر آدمی وہ کچھ دیکھتا ہے جسے غیر حاضر نہیں دیکھ سکتا۔
۳۰-اِذَا جَاءَ کُمْ کَرِیْمُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْہُ	جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی عزت کرو۔
۳۱-اَلْیَمِیْنُ الْفَاجِرَۃُ تَدَعُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ	جھوٹی قسم گھروں کو ویران کر دیتی ہے۔
۳۲-مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ	جو شخص قتل کیا جاوے اپنے مال کو بچاتے ہوئے تو وہ شہید ہے۔
۳۳-اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ	اعمال نیت پر موقوف ہیں۔
۳۴-سَیِّدُالْقَوْمِ خَادِمُھُمْ	قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے۔
۳۵-خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا	کاموں میں سب سے زیادہ بہتر میانہ روی والا کام ہوتا ہے۔
۳۶-اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْ اُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا یَوْمَ الْخَمِیْسِ	اے اللہ برکت دے میری امت کے صبح میں جمعرات کے دن۔
۳۷-کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا	قریب ہے کہ غربی کفر بن جائے۔
۳۸-اَلسَّفَرُ قِطْعَۃٌ مِّنَ الْعَذَابِ	سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔
۳۹-اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَۃِ	مجالس امانت کے ساتھ ہوتی ہیں۔
۴۰-خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی	سب سے بہتر زاد راہ تقویٰ ہے۔

احمدی نوجوانوں کا گیت

آگ جلتی رہے خون بہتا رہے
ہم کو دریا کے اُس پار جانا تو ہے
وقت کوئی بھی ہم سے تقاضا کرے
اُس تقاضے کو ہم نے نبھانا تو ہے
آخری خواب ہیں قرنِ ۔آخر کا ہم
خادمِ احمدیت ہیں خدام ہیں
زندگی ہم ترا دوسرا نام ہیں

ہم ہیں عشاقِ دینِ شہِ انبیاءؐ
قلب و جاں اپنے قرآن پر ہیں فدا
لاجرم ہم غلامِ مسیح الزماں
خاک پائے خلافت امین وفا
آسماں پر نگاہیں زمیں پر قدم
آخری خواب ہیں قرنِ آخر کا ہم
خادمِ احمدیت ہیں خدام ہیں
زندگی ہم ترا دوسرا نام ہیں

اپنے کس بل ہیں سچائی کے زور پر
صبر و تسلیم کے ہم نے سیکھے ہنر
کفر و اسلام کی آخری جنگ میں
ہم نکل آئے سر پر کفن باندھ کر
عزم و ایماں کے جھکنے نہ دیں گے علَم
آخری خواب ہیں قرنِ آخر کا ہم
خادمِ احمدیّت ہیں خدام ہیں
زندگی ہم ترا دُوسرا نام ہیں

—— جمیل الرحمن (ہالینڈ)

صوبہ سرحد (پاکستان) کے نفاذ شریعت بل پر اخبار ڈان لاہور کا تبصرہ

...............(تحریر : انور سید)...............

اسلامی تحریرات میں حسبہ (یا حِسبہ) سے مراد ایک نظارت ہے جس کا کام رعایا کے معاملات کے بارے میں یہ دیکھنا ہے کہ وہ اسلامی ضوابط کے مطابق چل رہے ہیں یا نہیں۔ صوبہ سرحد (این ڈبلیو۔ ایف پی) کی حکومت کا ایک ایسی ہی نظارت کے قیام کا منصوبہ ہے۔ اس کے حصول کیلئے حکومت کا ارادہ ہے کہ صوبائی آمبلی میں ایک بل پیش کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ اکرام خان درانی کہتے ہیں کہ موصوف اور اُن کے رفقاء معاشرے اور حکومت کو اسلامی بنانے کیلئے منتخب کئے گئے تھے۔ مزید برآں قرآنی تعلیم امر بالمعروف ونہی عن المنکر اُن سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ وہ اس منصوبہ کا آغاز کریں۔

اس مجوزہ بل کا متن شائع نہیں کیا گیا۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ اس بل کے مشمولات کچھ اخباروں کو قبل از وقت معلوم ہو گئے ہیں کہا جاتا ہے کہ مذکورہ بل میں وزیر اعلیٰ کو ایک ناظرؔ (انسپکٹر) کے تعینات کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ جسے محتسب کہا جائے گا۔ جو صوبائی سطح پر ہوگا۔ ایسا ہی ہر ضلع میں بھی ایک محتسب ہوگا۔ وہ ایک عالم دین ہوگا۔ جو کسی منظور شدہ دینی مدرسے کا سند یافتہ ہوگا۔ وہ لوگوں کو وہ کچھ کرنے پر مجبور کرے گا جو کچھ ان سے چاہا جائے گا۔ اسی طرح لوگوں کو وہ کچھ نہ کرنا ہوگا جو اُس کے فیصلے کے مطابق غیر اسلامی ہوگا۔ اس کے پاس پولیس کا ایک پورا ادارہ ہوگا جو اس کے احکامات کی تعمیل کرائے گا۔

مسلمان شہریوں میں عام طور پر زہد وتقویٰ کے نفاذ کے علاوہ محتسب کے کاموں میں حکومت کی دیانتداری اور موزونیت کی نگرانی بھی ہوگی۔ وہ از خود بھی تحقیقات کر سکے گا یا اُس کے پاس درج کی گئی شکایات کی بناء پر تحقیقات کا اختیار ہوگا۔ وہ لوگوں کو شہادت یا جواب دہی کیلئے طلب کر سکے گا۔ اُس کے بلاوے یا سمن اور احکامات سے روگردانی اُس کے منصب کی توہین متصور ہوگی اور اُس کی سزا اسی طرح دی جائے گی جیسے اعلیٰ عدالتوں کی توہین کی سزا دی جاتی ہے۔ جہاں تک عدالت سے ہنسی مذاق کا تعلق ہے اس پر محتسب سزائیں از قسم جرمانے، کوڑے اور قید کی سزا دے سکے گا۔ کچھ اطلاعات یہ بھی ہیں کہ اُس کے تحقیقات اور ڈگریوں پر نظر ثانی (ریویو) نہیں ہو سکے گا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قانون حسبہ دوسرے تمام قوانین پر اس حد تک فوقیت و برتری رکھے گا جو اس سے موافقت نہیں رکھتے ہوں گے یا ٹکرائیں گے ان قوانین کو معطل کر دے گا زہد وتقویٰ کے پھیلاؤ کے عام اختیار کے علاوہ محتسب سے درج ذیل امور کی سرانجام دہی کیلئے کہا جائے گا۔

۱-جہاں نماز جمعہ کی ادائیگی ہوتی ہے، ایسی جگہوں کے باہر تجارتی لین دین کے ہلا گلا اور باجے گاجے کی حوصلہ شکنی کی جائے گی۔

۲-نماز جمعہ کی ادائیگی میں غفلت کا خاتمہ کرایا جائے گا۔

۳-وہ احترام اذان کا ضابطہ اسی طرح نمازوں کی قانوناً لازمی ادائیگی کا ضابطہ بھی جاری کرے گا۔

۴-وہ سرکاری ملازمین کی تطہیر کرے اور اُنہیں ایسے امور کی سرپرستی سے روکے جو خلاف شریعت ہوں مثلاً ناچ گانا وغیرہ۔

۵-غیر محرم مردوں کی قربت کے مواقع کو روک دے۔

۶-نمود ونمائش پر اُٹھنے والے اخراجات کی حوصلہ شکنی کرے۔

۷-اُن کو راہِ راست پر لائے جو اپنے والدین کی نافرمانی کرتے ہیں۔

۸-دوکانوں اور اداروں سے تقاضا کرے کہ وہ ان کو نمازوں کے اوقات میں بند رکھیں۔

وکلاء کی تنظیمیں انگشت بدنداں ہیں کہ یہ منصوبہ قانونی اور عدالتی نظام کے متوازی ایک نیا نظام جاری کر دے گا۔ پہلے سے ہمارے پاس تین نظام رائج ہیں:-

۱-مجلس قانون ساز کا منظور کردہ قانون اور اس کی تنقید کیلئے سلسلہ وار عدالتی نظام۔

۲-شرعی عدالتیں اور اُن کے مختلف دفاتر

۳-روایتی قانون اور ''جرگے'' ان پر ایک اور سسٹم کا اضافہ موجودہ الجھاؤ کو اور گنجلک کر دے گا۔ لیکن یہ کوئی انقلاب انگیز حادثہ نہیں ہوگا۔

دیگر مبصرین نے انتباہ کیا ہے کہ محتسب اور اُس کا عملہ تنفیذ فی الواقعہ آزاد نظریات رکھنے والوں کی ایذا دہی (Witch hunting) کے دارو غے بن جائیں گے۔ یہ ایک ظاہر و باہر امکان ہے۔ کچھ لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ اصل میں متحدہ مجلس عمل اپنے منظور نظر علماء کے لئے منفعت بخش ملازمتیں پیدا کرنے کی خواہش مند ہے۔ اس میں کچھ سچائی ہو سکتی ہے۔ اب ہم کچھ اور اہم مسائل پر نگاہ ڈالتے ہیں۔

اولا...... یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جانا چاہئے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے متعلق قرآنی آیات کا خطاب بالخصوص یا کلی طور پر حکومتوں سے متعلق نہیں ہے۔ یہ تمام ایمان داروں کو بھی برابر طور پر مخاطب کرتا ہے۔ یہ درست ہے کہ قرآن پاک ایمان لانے والوں میں سے ایک جماعت کو کھڑے ہونے کا حکم دیتا ہے کہ وہ صراط مستقیم بتائے اور غلط راستے سے روکے اس پر ایک جماعت کو ہم واقعتاً اُٹھنے کی اجازت دیتے ہیں جسے قومی آمبلی (National Assembly) کہا جاتا ہے۔ ان آیات میں سے کسی کا بھی یہ تقاضا نہیں ہے کہ وہ ایسی جماعت Band of Men کے وجود کی اجازت دے جو مسلمانوں کو دُرے مارے، جرمانے کرے اور قید وبند میں ڈال دے۔ صرف اس بناء پر کہ وہ انہیں اپنی مرضی سے غلط راہ پر تصور کرتے ہیں۔

محتسب کا منصب کسی وجہ سے بھی اسلامی انتظامیہ کا ایک لازمی حصہ نہیں ہے۔ ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کسی ایسے منصب کو نہیں پاتے اور نہ ہی خلفاء راشدین کے دور میں۔

یہ عہدہ عباسیہ دور حکومت میں تھا جو (بے سود) شراب نوشی، اور جوابازی اور ایام رمضان میں روزے رکھنے اور احکام اسلام پر عمل کرنے اور نماز جمعہ میں شمولیت کی نگرانی کرتا تھا۔ لیکن بتدریج یہ عہدہ متروک ہو گیا اور محتسب کا کام بنیادی طور پر ''مارکیٹ سپروائزر'' جو تجارتی لین دین، وزن اور پیمانوں، اسی طرح قیمتوں کی نگرانی کرنا ہو گیا۔ وہ بار برداری کے جانوروں پر بے رحمی کا تدارک کرتا تھا۔ وہ بازاروں میں مختلف پیشوں اور ہنر مندوں کی دھوکہ دہی اور گھپلوں پر نظر رکھتا تھا۔

اس امر کو اچھی طرح سمجھ لیا جانا چاہئے کہ شریعت کو جس طرح ہمارے بہت سے پیشہ ور علماء سمجھتے ہیں کہ وہ احکامات کا ایک غیر مرتبہ مجموعہ قوانین، احکامات، سفارشات، مشورہ جات اور اقدار و اصولوں کا توضیحی بیان ہے۔ کچھ شقوں کی پابندی ابدی ہے۔ جبکہ دوسرے موقع محل کے مطابق ہیں جو کہ مختص الزمان و مکان ہیں۔ ان کا اخذ و انتخاب مختلف ذرائع سے ہوتا ہے جن میں فقہاء، اجماع امت اور اجتہاد شامل ہیں۔ یہ سارے برابر کے معتبر نہیں ہو سکتے ان میں اختلاف کی صورت میں موافقت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اسی لئے شریعت کا بہت سا حصہ اجتہاد کیلئے کھلا ہے۔

اگر یہ درست ہے کہ مجوزہ محتسب کے فیصلے اور احکامات حرف آخر کی حیثیت رکھیں گے تب اس کا مرتبہ پوپ اور قیصر کا روپ دھار لیتا ہے۔ یہ پوپ کوئی موجودہ زمانے کا نہیں ہوگا بلکہ یہ وہ پوپ ہوگا جس نے صدیوں تک عیسائیوں کے عقائد کے مسائل دینیات اور اخلاق پر انہیں برتری، منزہ عن الخطاء بن کر بنائے رکھی۔ اس پر قیاس کرتے ہوئے اسلام کسی ایسے ادارے کی بنیاد پر قائم چرچ کو تسلیم نہیں کرتا بلکہ اس پر ''ایمان داروں کی پاپائیت'' کا گمان گزرتا ہے۔ اور یہی بات محتسب یا کسی بھی عالم کے لئے لغو اور خلاف عقل ہوگی کہ وہ اس قدر رعونت اور خود پسندی رکھتا ہو کہ اپنے آپ کو شریعت کی توجیہہ اور نفاذ میں حرف آخر سمجھ بیٹھے۔

ہم سب مسلمانوں میں فرقہ وارانہ تقسیم سے آگاہ ہیں میں صرف چند مسائل کا تذکرہ کرتا ہوں جن کا اسے سامنا ہوگا اہلسنت والجماعت حکومت کو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں جبکہ اہل تشیع نہیں کرتے موخر الذکر لوگ ظہر وعصر کی نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھتے ہیں۔ اسی طرح مغرب اور عشاء کی نمازوں کو بھی جمع کرتے ہیں لیکن اہل سنت ایسا نہیں کرتے۔ نمازوں کے اوقات مقررہ میں لوگ بازاروں اور اپنے کام کی جگہوں پر ہوں گے تو کیا محتسب قبل اس کے کہ وہ اسے مسجد یا جیل میں دھکیلے یہ تسلی کرتا پھرے گا کہ اُن میں سے ہر ایک شیعہ ہے؟

اسلام فرد کے ذاتی معاملات کو تسلیم کرتا ہے۔ جو حکام کے اختیار میں نہیں آتے ہیں۔ ذاتی معاملہ وہی ہے جسے ایک فرد دوسروں سے مخفی رکھنا چاہتا ہے۔ علاوہ ازیں صرف وہ ہی اسے نمٹانے کا حق رکھتا ہے۔ اُس کا گھر اُس کی پرائیویٹ (ذاتی) جگہ ہے۔ بظاہر یہی کہا جا سکتا ہے کہ اس کی چار دیواری کے اندر وہ جو کچھ بھی کرتا ہے خواہ وہ خدائی احکامات سے غفلت ہی کیوں نہ ہو وہ اُس کا ذاتی معاملہ ہے۔ جس سے کسی دوسرے کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ نجی طور پر اس سے جو گناہ سرزد ہوتا ہے اُس کا تعلق بندے اور خدا کے درمیان ہے۔ خواہ وہ اُس پر شرمندہ ہو یا خدا تعالیٰ اُسے معاف کر دے۔ اس کی حمایت اُن احکامات سے بھی ہوتی ہے کہ کسی کو دوسرے کے ذاتی معاملات میں تجسس نہیں کرنا چاہئے اور اگر کسی کو دوسرے کے گناہ وعیب معلوم ہو جاتے ہیں تو اُسے لوگوں میں اس کی تشہیر یا پھیلانے کی اجازت نہیں ہے۔

اگر ہم یہ ناقابل یقین مفروضہ قائم کر لیتے ہیں کہ متحدہ مجلس عمل کے محتسب کو اسلامی احکامات کے مطابق ایک فرد کی ذاتی زندگی کے حق کی حفاظت

باقی صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

تہجد رمضان کی اصل برکت ہے

مرید احمد ڈار متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

رمضان المبارک کی برکت دراصل اس بات میں ہے کہ روزہ دار جہاں کھانے پینے سے رکتا ہے وہاں ہر طرح کی لغو اور بیہودہ باتوں سے بھی رک جائے غرض جن جن باتوں سے اللہ اور اس کے رسول نے رکنے اور بچنے کا حکم دیا ہے ہم ان سے رکے اور بچے رہیں اور ہر اس نیکی کو اپنائیں جن کے اپنانے کا اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

جھوٹ کے خلاف ایک عالمی جہاد کی ضرورت ہے جو ہمارے گھروں سے شروع ہوگا ہمارے نفوس سے شروع ہوگا جھوٹ کے خلاف جو جہاد کرنا ہے اس کا جھنڈا جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں تھمایا گیا ہے۔ اگر آپ نے اس جھنڈے کو گرنے دیا تو کوئی ہاتھ نہیں ہوگا جو اس کو اٹھا سکے گا۔ اس لئے ساری دنیا میں جھوٹ کے خلاف جہاد جاری رکھیں۔ اور یہ جہاد اپنے نفوس سے شروع ہوگا اپنے گھروں سے شروع ہوگا اور رمضان مبارک میں تو بالخصوص آپ کیلئے بہت اچھا موقع ہے کہ رمضان کی ہوائیں آپ کی تائید کر رہی ہیں۔

رمضان سچ کی ہوائیں چلاتا ہے اور یہ ہوائیں جو ہیں یہ آپ کی مددگار بن گئی ہیں۔ پس جھوٹ سے خود بھی اجتناب کریں اور اپنے بچوں پر بھی نظر رکھیں۔ اپنی بیوی پر اپنے ماحول اپنے گردوپیش پر اپنے دوستوں پر کہ ان کی جو عادت بن گئی ہے روزمرہ جھوٹ بولنے کی اس سے وہ باہر نکل آئیں۔

رمضان مبارک میں جھوٹ کے خلاف اگر آپ جہاد کریں گے تو یاد رکھیں اس کے نتیجے میں آپ کے روزے میں بھی برکت ہوگی آپ ویسے بھی تو خدا کی خاطر کھانے سے رک رہے ہیں پینے سے رک رہے ہیں۔ مگر اگر ساتھ یہ جہاد بھی شروع ہو جائے جو جھوٹ کے خلاف ہے اس جھوٹ کے خلاف ہے جو روزے کا زہر قاتل ہے اگر جھوٹ کھالیا تو گویا سب کچھ روزے میں کھالیا اور روزے کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا۔ پس اگر آپ جہاد شروع کریں گے اور باریکی سے گردوپیش میں نظر رکھیں گے تو آپ کے روزے کی بھوک آپ کیلئے زیادہ ثواب لیکر آئے گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبولیت کی شرط سچائی رکھ دی ہے پس جتنا آپ سچائی کی طرف آگے بڑھیں گے اتنا ہی آپ کے روزے مقبول ہوتے چلے جائیں گے اور اس کے نتیجے میں آپ کو دنیا میں بھی محسوس ہوگا کہ یہ روزہ آپ کے لئے روحانی صحت کا موجب بنا ہے۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ فروری ۱۹۹۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

رمضان خصوصیت کے ساتھ تہجد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اگرچہ دوسرے مہینوں میں بھی پڑھی جاتی ہیں اور اس پہلو سے وہ سب جو روزے رکھتے ہیں ان کیلئے تہجد میں داخل ہونے کا ایک راستہ کھل جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر اگر عام دنوں میں تہجد پڑھنے کی کوشش کی جائے تو ہوسکتا ہے بعض طبیعتوں پر گراں گزرے مگر رمضان میں جب اٹھنا ہی اٹھنا ہے تو روحانی غذا بھی کیوں انسان ساتھ شامل نہ کرے۔ اس لئے اسے اپنا ایک دستور بنالیں اور بچوں کو بھی ہمیشہ تاکید کریں کہ اگر وہ سحری کی خاطر اُٹھتے ہیں تو ساتھ دو نفل بھی پڑھ لیا کریں اور اگر روزے رکھنے کی عمر کو پہنچ گئے ہیں پھر ان کو ضرور نوافل کی طرف متوجہ کرنا چاہئے یہ درست نہیں کہ اٹھیں اور آنکھیں ملتے ہوئے سیدھا کھانے کی میز پر آجائیں یہ رمضان کی روح کے منافی ہے اور جیسا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اصل برکت تہجد کی نماز سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور امید ہے کہ اس کو اب رواج دیا جائے گا بچوں میں بھی اور بڑوں میں بھی۔

میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے قادیان میں جو بچپن ہم نے گزارا اس میں تو یہ تصور ہی نہیں تھا کہ کوئی شخص تہجد کے بغیر سحری کھانا شروع کردے۔ ناممکن تھا۔ بڑا ہو یا چھوٹا ہو وقت سے پہلے اٹھتا تھا اور توفیق ملتی تھی تو تہجد کے علاوہ قرآن کریم کی تلاوت بھی پہلے کرتا تھا پھر آخر پر سحری کیلئے وقت نکالا جاتا تھا۔ اور سحری کا وقت تہجد اور تلاوت کے وقت کے مقابل پر ہمیشہ بہت تھوڑا سا رہتا تھا۔ بعض دفعہ جلدی جلدی کرکے ان کو کھانا کھانا پڑتا تھا۔ کیونکہ اگر دیر میں آنکھ کھلی ہے تو کھانے کا حصہ نکالتے تھے تہجد کیلئے تہجد کا حصہ نکال کر کھانے کو نہیں دیا جاتا تھا پس یہی وہ اعلیٰ رواج ہے جسے اس زمانہ میں بھی رائج کرنا چاہئے اور اس پر قائم رہنا چاہئے۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ جنوری ۱۹۹۴ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل جلد ۳ شمارہ ۱۱۔ ۱۵ مارچ ۱۹۹۶ء)

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی بے شمار برکتوں اور رحمتوں سے سرسبز اور شاداب کرے اور ہمیشہ ہمیں اپنی رضامندی کی راہوں پر چلائے۔

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اعلان برائے ریلوے ریزرویشن

برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان 2004

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان 26-27-28 دسمبر 2004ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اُنکی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کیطرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں 30 نومبر 2004ء تک ارسال کردیں۔ اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مع تفصیل رقم بھجوادیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن ساٹھ دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From station ....To........................ Date........................

Class........................Seat/Birth........................

Train no........................Name........................

Sex(M/F)........................Age........................

ضروری نوٹ:: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر اسٹیشنوں پر بذریعہ کمپیوٹر واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے احباب اس سہولت سے ضرور استفادہ کریں۔

(افسر جلسہ سالانہ قادیان)

بقیہ صفحہ (8)

کرنی ہوگی تو یہ بات قابل توجہ ہے کہ فرد کے گھر کا دائرہ کار تو بہت چھوٹا ہے۔ اس کو اور بھی چھوٹا بنایا جا سکتا ہے اگر محتسب کو شک ہو کہ کوئی جرم یا کوئی مفاد عامہ کے خلاف ہو رہا ہے۔

ذاتی زندگی کا دائرہ کار (اُن اُمور میں جن پر کسی فرد کا حق ہے کہ وہ از خود نبھائے) شارع عام تک بڑھایا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر درج ذیل امور میں ذاتی انتخاب شامل ہے جیسے تعلیم کے لئے کسی شعبہ، پیشہ، بیوی، کسی ڈگری کے لئے کپڑے جو وہ پہنے گا، کسی ریسٹورنٹ میں جو وہ کھانا کھائے گا، کسی ذریعے سے جو وہ سفر کرے گا وغیرہ۔ لیکن یہاں بھی محتسب مفاد عامہ میں دخل در معقولات کرنے کیلئے اخلاقیات یا سادگی کے بہانے فرد کے حق انتخاب میں مداخلت کرسکتا ہے۔

یہ ادعاء کہ ''اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے'' جس میں انتہائی ذاتی تعلقات اور اس کے جوابی عمل کی یہ توجیہہ نہیں کی جانی چاہئے اس سب کچھ کو اس ''ضابطہ'' میں رکھ کر حکومتی اختیار میں دے دیا جائے کہ وہ اس کو بھی عمل درآمد کرائے۔ اس کا بہت بڑا حصہ ہدایت اور تجویز کی صورت میں ہے جو کسی قانون کا درجہ نہیں رکھتا۔ اور یہ تو فرد کی مرضی پر منحصر ہے کہ جہاں تک وہ اس کی اتباع کر سکے کرلے۔ لیکن جب اُن امور کو حکومت کے قوانین واضح کرکے شمار نہیں کیا جاتا تو خطرہ بڑا واضح اور زندہ موجود ہے کہ محتسب کیلئے کسی فرد کی زندگی کے تمام پہلو اُس کے معائنے کیلئے اُس کے سامنے کھلے ہیں۔

روایت اور اصول یہاں تک کہ قانون اور احکامات کی توجیہہ وتاویل کے رستے کھلے ہیں۔ کوئی وجہ ہی نہیں کہ یہ فرض کرلیا جائے کہ محتسب کا اسلامی اقتدار (سماجی انصاف برابری مواخذہ، اعتدال مواخات، حق ہمسائیگی، جنسی تعلقات، شرم وحیاء، کفایت پسندی، سادگی وغیرہ) کو سمجھنے کا معیار حتمی ہوگا یا دوسرے بہت سے مسلمانوں میں زیادہ قابل اعتماد ہوگا۔ جس طریقے سے اکرم خان درانی محتسب کے کردار کے خدوخال اجاگر کرتے ہیں اس طرح یہ حکومت کا اہلکار ایک ایذا رساں ظالم وجابر کے طور پر ابھرے گا۔

درانی صاحب کا کہنا ہے کہ وہ معاشرے کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن انہیں پہلے تو تمام غلط کاموں کی نشاندہی کرنی چاہئے جن کو وہ ٹھیک کرنا چاہتے ہیں۔ یہ زیادہ بہتر ہوگا۔ اس وقت ایک قدم آگے بڑھایا جائے بجائے اس کے کہ ایک کھلا ایجنڈا اپنایا جائے۔ افسر شاہی اور سیاسی رشوت ستانی کے خاتمے کی سفارش اصلاحی جوش وجذبے کے پلے مقصد کے طور پر کریں گے۔

تخصیص اور کامل درستی کی ضرورت قانون اور انصاف کے مقاصد کو پس پشت ڈال سکتی ہے۔ جو شریعت کو نافذ کرنا چاہتے ہیں اُنہیں واضح طور پر صرف اُن حصوں کا انتخاب کرنا چاہئے جن کا حکومتوں کو نفاذ کروانا مقصود ہو۔ اور انہیں قانون کی شکل دلوانا ہوگی۔ تاکہ نافذ کرنے والوں اور ججوں کے سامنے طے شدہ متن ہو۔

یہ طریقہ اُنہیں اس قابل بنا سکے گا کہ وہ توجیہات اور عذر داریوں کو زبردستیوں اور من مانیوں سے الگ کرسکیں گے۔ (اس مضمون کے مصنف یونیورسٹی آف میساچوسٹس امہرسٹ۔ امریکہ میں پولیٹکل سائنس کے اعزازی پروفیسر (امریطیس) ہیں آپ کا ای میل ایڈریس درج ذیل ہے

E-mail: anwarsyed@cox.net

(بحوالہ ہفت روزہ لاہور ۲ اکتوبر ۲۰۰۴ء)

بقیہ صفحہ (1)

ہوئے حضور اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حدیث میں آتا ہے کہ رمضان کے مہینے کا پہلا عشرہ رحمت دوسرا مغفرت اور تیسرا آگ سے آزادی کا عشرہ ہے فرمایا اب ہم رحمت کے عشرے سے نکل کر مغفرت کے عشرے میں داخل ہو چکے ہیں جس میں اللہ بندوں کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹتا ہے اس لئے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی چادر میں لپٹے اس کیلئے ہمیں زیادہ سے زیادہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی کے نتیجہ میں رحمت اور مغفرت کے درواز کھلتے جائیں گے اور جتنا زیادہ ہم نیکیوں پر قائم ہوتے جائیں گے اتنا ہی زیادہ ہمیں نیکیوں پر قائم رہنے کی طاقت ملتی جائے گی۔ اللہ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی مغفرت کو حاصل کرتے ہوئے آخری عشرہ میں داخل ہوں اور اس آخری عشرہ میں ہمیں آگ سے آزادی حاصل ہو جائے۔

اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس استغفار کے متعلق پیش فرمایا اور پھر اعتکاف کے بارے میں بعض ھدایات سے نوازا حضور اقدس نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ ☆ اعتکاف رمضان کی نفلی عبادت ہے حضور نے فرمایا کہ ☆ بعض لوگ بعض خاص مساجد میں اعتکاف بیٹھنے کیلئے انتظامیہ کو زور دیتے ہیں فرمایا یہ طریق غلط ہے۔ دُعا کی قبولیت تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہوتی ہے ☆ اسی طرح دیکھا دیکھی اعتکاف کی عبادت میں شامل نہیں ہونا چاہئے۔ ☆ اعتکاف کی حالت میں قراءۃ بالجہر کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے تا کہ پڑوسی کو تکلیف نہ ہو ☆ فرمایا معتکفین کو ان ایام میں لوگ کثرت سے افطاریاں کرواتے ہیں اور پھر ان افطاریوں کے معیار کے متعلق تبصرے بھی ہوتے ہیں یہ چیز فخر ومباہات کے زمرے میں آجاتی ہے اس لئے ہمیں اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

معتکف کیلئے یا تو اس کے گھر سے افطاری آئے یا جماعتی انتظام کے ماتحت ہو۔ ☆ بعض لوگ اعتکاف میں کچھ دنیاداری کے کام بھی کرتے رہتے ہیں اور کاروباری مشوروں کیلئے بھی کچھ وقت مقرر کر لیتے ہیں فرمایا اس سے پرہیز کرنا چاہئے اور سوائے اشد مجبوری کے اس قسم کی باتیں جائز نہیں ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں اعتکاف کی حالت میں تیمارداری کیلئے جانا جائز ہے اسی طرح اگر مسجد میں بیت الخلاء کا انتظام نہ ہو تو اس غرض کیلئے بحالت مجبوری باہر جا سکتے ہیں لیکن جہاں شہر بڑے بڑے ہوں اور گھر دور دور ہوں وہاں یہ جائز نہ ہوگا۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے رمضان کے آخری عشرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادتوں کے نظارے بیان فرمائے۔ فرمایا آپ کی تو عام دنوں کی عبادتیں بھی رمضان کی طرح ہی ہوتی تھیں لیکن رمضان کے آخری عشرے میں آپ کی عبادات حقوق اللہ اور حقوق العباد کا آپ کا قیام تیز ہوا کی طرح تیزی اختیار کر لیتا تھا۔ فرمایا ایسی حالت کے نتیجہ میں ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیلۃ القدر نصیب ہوتی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر مجھے لیلۃ القدر کی گھڑی نصیب ہو جائے تو میں کیا دعا کروں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دُعا سکھلائی اَللّٰھُمَّ انک عفو تحب العفو فاعف عنی۔

حضور اقدس نے لیلۃ القدر کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک لیلۃ القدر وہ ہے جو رمضان کے آخری عشرہ میں آتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کے مطابق ایک مصلح کی آمد کا زمانہ بھی لیلۃ القدر کہلاتا ہے گمراہی اور ضلالت کی رات کو قدر کی رات میں تبدیل کر دیا جاتا ہے انسانوں کی دینی اور دنیوی استعدادیں چمکنے لگتی ہیں فرمایا یہ لیلۃ القدر آج مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آئی ہے اور آج جماعت احمدیہ ہی ہے جس نے دنیا سے تاریکی دور کرنے کی کوشش کرنی ہے اس ضمن میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ۱۹۰۴ء کا ایک الہام پیش فرمایا جس میں مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کو لیلۃ القدر کا زمانہ بتایا گیا ہے فرمایا یہ بات ہمیں اس طرف توجہ دلا رہی ہے کہ ہم دُعاؤں پر زور دیں ہم نے مسیح موعود علیہ السلام کے اس روحانی کام کو دنیا میں پھیلانے کا ذمہ لیا ہے اس کو احسن طریق پر ادا کرنے کی کوشش کریں دنیا کو سمجھائیں کہ اب بھی وقت ہے بچ جاؤ ورنہ تباہی کے گڑھے میں گر جاؤ گے۔ حضور نے فرمایا کہ ان دنوں خاص طور پر امت مسلمہ کیلئے دُعائیں کریں کچھ سجدے امت مسلمہ کیلئے اور جماعت کیلئے وقف کریں۔

ضروری اعلان

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب ایم اے کی بطور ناظر تعلیم اور مکرم مولانا محمد نسیم خان صاحب کی بطور ناظر امور عامہ منظوری عنایت فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر دو کیلئے اس عہدہ کو بہت بہت مبارک کرے۔ اور حضور انور کے منشاء مبارک کے تحت فریضہ ادا کرنے کی توفیق عطا ہو۔ آمین۔ (مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

تقریب شادی

عزیز خورشید احمد خادم ابن مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر کی تقریب شادی مورخہ ۱۳؍ ستمبر کو ہوئی قبل ازیں عزیز کا نکاح مکرم فیروز عالم صاحب کی بیٹی عزیزہ فریدہ فیروز آف موسیٰ بنی مائنز جھارکھنڈ کے ساتھ ہو چکا تھا۔ شادی کے اگلے روز تقریب ولیمہ منعقد ہوئی جس میں مدعو احباب و مستورات شریک ہوئے۔

ادارہ بدر اس خوشی کے موقعہ پر محترم منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر اور آپ کے افراد خاندان کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ (ادارہ)

درخواست دُعا

☆ - خاکسار اپنی اور اہل وعیال کی صحت وتندرستی دینی دنیوی ترقی اور نیک تمنائیں پوری ہونے اور نئے گھر کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دُعا کرتا ہے۔ (کے اے نذیر احمد عطا)

☆ - مکرمہ وسیمہ قدسیہ صاحبہ جو کہ معروف احمدی شاعرہ اور ادیبہ ہیں اور گذشتہ کچھ سالوں سے کینیڈا میں مقیم ہیں آج کل کینسر کے سبب شدید بیمار ہیں موصوفہ کی معجزانہ طور پر شفاء کاملہ عاجلہ کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (ادارہ)

الرحیم جیولرز
خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
0092-4524-214750 ریلوے روڈ
0092-4524-212515 اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder : Late Mian Muhammad Yusuf Bani (1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
کلکتہ
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

سیتاپورو لکھیم پور ضلع (یوپی) میں سیلاب سے ۵۰۰ گاؤں متاثر اور جماعت احمدیہ کی طرف سے متاثرین کی بے لوث خدمات

مورخہ ۲۱-۲۲-۲۳ ستمبر ۲۰۰۴ء کی لگاتار شدید بارش نے ۲۴ ستمبر کو اچانک سیلاب کی شکل اختیار کر لی اور انسانی زندگی درہم برہم ہو کر رہ گئی اور شہری انتظامیہ کو یہ اندازہ لگانا مشکل ہو رہا تھا کہ کہاں سے بچاؤ کا کام شروع کریں۔

اس سیلاب نے ضلع سیتاپورو لکھیم پور کے ۵۰۰ سو سے زائد گاؤں کو اپنی چپیٹ میں لے رکھا تھا بالآخر D.M آمود کمار صاحب نے فیصلہ کیا کہ اس کام کیلئے رضا کاران تنظیموں کی بھی مدد لی جائے اس پر منجملہ تنظیموں کے ساتھ خصوصیت سے جماعت احمدیہ کو بھی چن لیا گیا اس پر محترم چوہدری محمد نسیم صاحب صوبائی امیر یوپی نے خاکسار ظفر احمد گلبرگی کے ساتھ چار مزید اور خدام کی ایک ٹیم تیار کی جس نے شہری انتظامیہ کے ساتھ مل کر متاثرین کا جائزہ لیا اور ایک ناؤ کے ذریعہ مدد کو پکار رہے متاثرین کے پاس کھانے پینے کی ضروری اشیاء کے ساتھ پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ سینکڑوں چھپر بہہ گئے ہیں اور کئی مکان گرے پڑے ہیں اور کھیتی باڑی جوان غرباء کا سال بھر کا اناج تھا وہ سب اُجڑ گیا۔ ایک قیامت کا سا منظر تھا اور صرف سیتاپور میں ہی ۶۰ سے زائد ایسی اموات ہو چکی تھی کہ اچانک پانی کا تیز بہاؤ آیا اور عورتوں و بچوں کو بھاگنے کا موقعہ ہی نہیں ملا اور پانی میں ڈوب گئے اور کئی اموات ایسی ہوئیں کہ لوگ رات میں سوئے ہوئے ہیں چارپائی سمیت سیلاب کے پانی کے تیز بہاؤ سے جان بحق ہو گئے۔ ہر طرف چیخ و پکار اور چھتوں پر عورتیں چھوٹے بچے اور ضعیف اور بے سہارا لوگ مدد کا انتظار کر رہے تھے اور سینکڑوں کی تعداد میں لوگ بے گھر و بے سہارا ہو چکے تھے۔ جماعتِ احمدیہ کی ٹیم نے شہری انتظامیہ کے ساتھ مل کر ایسے بے سہارا لوگوں کو دھرم شالاؤں و اسکولوں اور محفوظ مقامات تک پہنچایا اور وقتاً فوقتاً اُن کے کھانے و پینے کی اشیاء مہیا کروائی بنی نوع انسان کی ان بے لوث خدمات کو شہری انتظامیہ و دیگر شہری تنظیموں نے کافی سراہا اور مستقبل میں بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے ایسی بنی نوع انسان کی بے لوث خدمات کی امید جتائی احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور بے سہارا بے گھر دُکھی انسانوں کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(ظفر احمد گلبرگی۔ سرکل انچارج سیتاپور یوپی)

ضلع رائے گڑھ (چھتیس گڑھ) میں احمدیت کا پودا اور M.L.A سریا کی خدمت میں تحفہ

الحمدللہ مورخہ ۲۱ ستمبر ۲۰۰۴ء صوبہ چھتیس گڑھ میں رائے گڑھ ضلع کے دیگاؤں میں احمدیت کا پودا پہلی مرتبہ لگا۔ ثم الحمدللہ) یہاں چار افراد بیعت کر کے اسلام احمدیت میں داخل ہوئے۔ خاکسار نے اللہ کے فضل سے مورخہ ۱۷ ستمبر تا ۲۲ ستمبر ۲۰۰۴ء کل بارہ مقامات کا تربیتی دورہ کیا۔ خاکسار کے ہمراہ مکرم محمد عزیز صاحب معلم منیر سندھی صاحب معلم اور مکرم طاہر احمد صاحب نومبائعین بھی تھے۔

اس موقعہ کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے خاکسار نے سریا۔ برمکیلا کے .M.L.A جناب ڈاکٹر سکراجیت نائک کو کتاب پیغام صلح ہندی بطور تحفہ دی اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ موصوف نے خوشی کا اظہار کیا اور ہر قسم کے تعاون کا بھروسہ دلایا۔ اللہ تعالیٰ اس احمدیت کے پودے کو جو پہلی بار لگا ایک پھلدار درخت میں تبدیل کر دے۔ اور اس کی جڑوں کو اور مضبوطی عطا کرے۔ آمین۔ نیز ہم سب کو مقبول خدمات کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(حلیم احمد سرکل انچارج چھتیس گڑھ)

تعلیم الاسلام سینٹر گولگیرہ (آندھرا) کی مساعی

احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر گولگیرہ میں تین طلباء ہیں جو کہ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ اسکول میں بھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ طلباء قرآن کریم مکمل ناظرہ مع ترجمہ تفسیر صغیر سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ حفظ سورہ کے علاوہ دینی نصاب بھی پڑھتے ہیں۔ (سلیمان خان انچارج احمدیہ تعلیم الاسلام سینٹر گولگیری)

دھڑے والی (پنجاب) میں نومبائعین کا خصوصی تربیتی اجلاس

مورخہ ۰۴-۹-۲۶ کو احمدیہ مسجد دھڑے والی میں نومبائعین کا ایک خصوصی تربیتی جلسہ مکرم عبدالشکور خان صاحب کی صدارت میں منعقد کیا گیا۔ عزیز محمد سلیم خان صاحب کی تلاوت اور عزیزم محمد عبداللہ خان کی نظم خوانی کے بعد مکرم مختار احمد شکیل بھٹی صاحب معلم سلسلہ، خاکسار عزیز اسلم مبلغ سلسلہ خانپور، مکرم سکندر علی خان پاشا معلم سلسلہ نے تربیتی امور پر تقریر کی۔ اس کے بعد نومبائعین بچوں کی حوصلہ افزائی کیلئے انعامات تقسیم کر کے دُعا کروائی گئی۔ اجلاس میں اطفال و خدام و ناصرات ملا کر کُل حاضری ۵۰ کے قریب رہی۔ (عزیز احمد اسلم سہارنپوری مبلغ سلسلہ خانپور امرتسر۔ پنجاب)

ولسہ ایسٹ گوداوری سرکل (آندھرا) میں تربیتی اجلاس

گوداوری جماعت احمدیہ ولسہ میں مورخہ ۰۴-۹-۶ کو ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس میں تقریباً پچاس افراد جماعت احمدیہ ولسہ سے اور اس کے علاوہ ارد گرد کی جماعتوں سے نومبائعین بھی شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی نگرانی میں یہ پہلا تربیتی اجتماع ہوا۔ سخت مخالفت کے باوجود بھی اجتماع کامیاب رہا۔ بہت سارے نومبائعین نے فائدہ اُٹھایا۔ اس سے قبل اسی مہینہ کی ۲ تاریخ کو جماعت احمدیہ ولسہ سے پانچ کلومیٹر دور تبلیغی جماعت والوں نے ایک جلسہ کیا اور اطراف کے گاؤں میں جا کر جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کیا گیا تھا۔ سارے ایسٹ گوداوری کے معلمین کرام نے ہمارے جلسے میں شرکت کی۔ مکرم احمد خان صاحب صدر املاپورم خصوصی مہمان کے طور پر تشریف لائے اور جلسہ کی صدارت کی۔ مولوی رفی باشاہ صاحب عارضی معلم کی تلاوت قرآن کریم کے ساتھ اجلاس شروع ہوا۔ ترجمہ مکرم جاوید احمد سنوری صاحب نے سنایا۔ نظم مکرم محمد حسین صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم مولوی کے ریاض احمد صاحب وگل پوڑی، مکرم احمد خان صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ خاکسار کی تقریر کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی۔ اس کے بعد صدر صاحب جماعت احمدیہ ولسہ نے چند باتوں پر روشنی ڈالی۔ مکرم مولوی ولی پاشاہ صاحب نے دوسرے گاؤں سے اور ارد گرد سے آئے ہوئے نومبائعین اور معلمین کا بھی شکریہ ادا کیا۔ دُعا کے ساتھ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ۔ (محمد خیر اللہ نائب سرکل انچارج ایسٹ گوداوری۔ آندھرا)

مختصر رپورٹ تربیتی اجلاس سلو ہماچل

مورخہ ۰۴-۹-۸ کو بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ سلو ضلع اونہ ہماچل میں مکرم حسن دین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت عزیزم سونو محمد نے کی۔ نظم عزیز یوگیش خان نے ترنم سے پڑھی۔ پہلی تقریر ناصر احمد معلم اور دوسری تقریر خاکسار نے کی۔ نظم عزیز جوگندر خان نے پڑھی۔ اجلاس میں کافی تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ بعد ازیں بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور دُعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(سجاد احمد معلم ہماچل)

ورنگل (آندھرا) میں قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

گذشتہ دنوں نصرت خاکسار نے ضلع ورنگل میں مقامی عہدیداران مکرم بی دینود کمار ایم پی و مکرم ستیا نارائن ریڈی M.L.A ورنگل صاحبان کو قرآن مجید ترجمہ تلگو و دیگر لٹریچر دیا اور تعارف کرایا علاقہ ورنگل میں شدید مخالفت ہو رہی ہے۔ مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے اور احباب جماعت کی استقامت کیلئے اور خاکسار کے مقبول خدمات بجالانے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (فہیم الدین سرکل انچارج ورنگل کریم نگر)

چنڈیگوھ کی ایک تقریب میں مرکزی وفد کی شرکت

مورخہ ۰۴-۱۰-۹ کو پنجاب کے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل پولیس شری محمد اظہار عالم کے دو بیٹوں کی شادی کی تقریب میں شمولیت کیلئے محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر صاحب مقامی کی اجازت سے بطور مرکزی وفد مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ، مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید اور مکرم شعیب احمد صاحب آڈیٹر چنڈیگوھ تشریف لے گئے۔ وہاں محمد اظہار عالم صاحب I.P.S سے ملاقات کر کے انہیں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت کی جانب سے تحفہ دیا گیا اور دُعاؤں کا خط بھی دیا گیا۔ اس موقعہ پر گورنر پنجاب شری قدوائی صاحب، ڈائریکٹر جنرل آف پولیس پنجاب شری صدیقی صاحب، محکمہ ہیلتھ کے ڈپٹی ڈائریکٹر صاحب اور کئی اعلیٰ افسران سے مرکزی وفد کے ممبران نے ملاقات کی اور انہیں جلسہ سالانہ پر قادیان تشریف لانے کی دعوت دی۔ (نامہ نگار خصوصی)

درخواست دُعا

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 13.9,04 کو دوسرے لڑکے سے نوازا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شکیل احمد تجویز فرمایا ہے۔ یہ لڑکا وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر نیک صالح خادم دین بننے کیلئے احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ نومولود محترم عبدالمجید صاحب عثمان آباد مرحوم کا پوتا اور مکرم عبدالعزیز خان صاحب یادگیر کا نواسہ ہے۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ کی صحت و تندرستی درازیٔ عمر کیلئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۵۰/- روپے) (محمد عبدالصمد عثمان آباد)

باد ہومبرگ میں مجلس انصار اللہ جرمنی کے 24ویں سالانہ اجتماع کا انعقاد

جملہ حاضرین نے تین دن روحانیت کے ماحول میں گزارے

دلچسپ علمی و ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد ۔ نو مبائعین کے مابین بھی مختلف مقابلہ جات کا انعقاد

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ جرمنی کا 24واں سالانہ اجتماع مورخہ 29 تا 31 رمئی 2004ء بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار بمقام باد ہومبرگ نہایت کامیابی کے ساتھ انعقاد پذیر ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک

معائنہ شعبہ جات: مورخہ 29 رمئی بروز ہفتہ صبح نو بج کر تیس منٹ پر محترم چوہدری مقصود احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی اور محترم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج و نائب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے تمام شعبہ جات کا معائنہ فرمایا۔ مکرم شبیر احمد صاحب ضیاء منتظم اعلیٰ اجتماع نے اس دوران تمام شعبہ جات کا تعارف کروایا۔ آپ نے بتایا کہ اجتماع کے تمام امور بطریق احسن سرانجام دینے کے لیے اجتماع کمیٹی تشکیل دی گئی جو کہ 41 مختلف شعبہ جات پر مشتمل تھی اور کارکردگی کو مزید بہتر اور فعال بنانے کے لیے دو معاون منتظم اعلیٰ مقرر کیے گئے۔

پرچم کشائی: سوا دس بجے پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ لوائے انصار اللہ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی اور جرمنی کا پرچم محترم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی نے لہرایا اور دعا کروائی۔ ساڑھے دس بجے افتتاحی اجلاس کا آغاز زیر صدارت محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہٗ صدر مجلس نے اردو میں جبکہ محترم مبلغ انچارج صاحب نے جرمن میں عہد دہرایا۔ اس کے بعد نظم پیش کی گئی۔ محترم صدر صاحب مجلس نے اپنے خطاب میں عہد کی اہمیت پر نہایت مؤثر رنگ میں روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مکرم و محترم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج نے اپنے مختصر خطاب میں اراکین مجلس انصار اللہ جرمنی کی توجہ اُس عہد کی طرف مبذول فرمائی جو انہوں نے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 1998ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے جرمن قوم کو خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلانے کا کیا تھا۔ آخر پر محترم مبلغ انچارج صاحب نے دعا کروائی۔ پروگرام کے مطابق 11:40 پر مقابلہ حسنِ قرأت، مقابلہ نظم، مقابلہ تقاریر اور مقابلہ فی البدیہہ تقاریر منعقد ہوا۔ اس کے بعد طعام اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لیے وقفہ ہوا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام "تلقین عمل" زیرِ صدارت محترم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم و محترم منیر احمد صاحب منور مربی سلسلہ جرمنی نے ذکرِ حبیب کے عنوان سے نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا۔

اس کے بعد مکرم و محترم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج نے نظام وصیت کی اہمیت اور افادیت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ آپ نے تمام انصار کو اس بابرکت نظام میں شامل ہونے کی تلقین فرمائی۔ 6:00 بجے شام انڈور کھیلوں کا آغاز محترم صدر صاحب مجلس کے مختصر خطاب اور دعا سے ہوا۔

اس کے بعد کلائی پکڑنے کے دلچسپ مقابلے ہوئے جنہیں شائقین نے خوب سراہا۔ آؤٹ ڈور کھیلوں کا افتتاح مکرم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب نوری نے فرمایا ان میں رسہ کشی اور فٹ بال کے ابتدائی مقابلے شامل تھے۔ طعام و ادائیگی نماز مغرب و عشاء کے بعد ساڑھے دس بجے رات پہلے روز کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ 30 رمئی 2004ء بروز اتوار: دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر مکرم و محترم مبارک احمد صاحب تنویر مربی سلسلہ کی اقتدا میں ادا کی گئی۔ نماز کے بعد مکرم موصوف نے قرآن کریم کا درس دیا۔ پروگرام کے مطابق فائنل ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا۔ اسی طرح نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد نو مبائعین کے مابین حُسنِ قرأت، تقریر اور نظم کے دلچسپ مقابلہ جات ہوئے۔ اس دوران پرچہ عام و دینی معلومات ہوا جو کہ تمام انصار کے لیے لازمی تھا۔ اس کے بعد جرمنی بھر کے تمام ریجنز کو دو حصوں میں منقسم کر کے دو ٹیمیں تشکیل دی گئیں اور ان کے مابین بیت بازی کا دلچسپ مقابلہ کروایا گیا۔ اس پروگرام سے تمام حاضرین بہت محظوظ ہوئے اور دل کھول کر داد دی۔ ساڑھے پانچ بجے درسِ حدیث ہوا جو کہ مکرم و محترم عبد الباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے دیا۔

شام چھ بجے تلقین عمل کا پروگرام زیرِ صدارت مکرم و محترم ڈاکٹر عبد الغفار صاحب مربی سلسلہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد تمام قائدین مجلس انصار اللہ جرمنی نے اپنے اپنے شعبہ کے بارہ میں مختصراً روشنی ڈالی بعد ازاں محترم ڈاکٹر عبد الغفار صاحب نے توبۃ النصوح کے موضوع پر ایمان افروز نصائح فرمائیں۔ 7:45 بجے شام تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی جس کی صدارت مکرم و محترم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے کی اس میں علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول دوم اور سوم پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار کو انعامات دیے گئے۔ تقسیم انعامات کے بعد باقاعدہ طور پر اجلاس کا آغاز ہوا اور تلاوت و نظم کے بعد مکرم و محترم ڈاکٹر محمود الحسن نوری صاحب نے خطاب فرمایا۔

آپ نے فرمایا کہ صحت اور خلافت اللہ تعالیٰ کی دو عظیم الشان نعمتیں ہیں جن کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد مکرم و محترم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ مسجد بیت الجامع جو کہ مجلس انصار اللہ جرمنی کی طرف سے تعمیر کی جارہی ہے اس کے لیے رقم کی کمی نہیں ہے بلکہ ملکی قوانین کی وجہ سے بعض مسائل ہیں جن کو حل کرنے کی کوشش جاری ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے تربیتِ اولاد اور امسال منعقد ہونے والے جماعتی انتخابات سے متعلق انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ امیر صاحب کے خطاب کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی نے مکرم ڈاکٹر نوری صاحب کا اور محترم امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا اور سو مساجد تحریک کے ضمن میں فرمایا کہ میں کوئی اپنے طور پر لمبی چھلانگ نہیں لگانا چاہتا جب تک کہ تمام احباب مجلس کا مجھے تعاون حاصل نہ ہو۔ اس دوران حاضرین کی طرف سے دو تجاویز پیش ہوئیں۔ ایک ملین یورو اور پانچ لاکھ یورو کی۔ دوسری تجویز (پانچ لاکھ یورو) کی کثرت رائے سے تائید کی گئی جس کا محترم صدر صاحب مجلس نے اعلان کیا اور تمام احباب مجلس نے اس کی بھرپور تائید کی۔ کھانے اور نماز مغرب و عشا کی ادائیگی کے بعد دوسرے روز کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔ 31 رمئی 2004ء دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر مکرم مبارک احمد صاحب تنویر مربی سلسلہ کی اقتدا میں ادا کی گئی۔ نماز کے بعد مولانا موصوف نے سورۃ الحجرات کی بعض آیات کی روشنی میں تقویٰ کے موضوع پر درس دیا اور حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک اقتباس پیش کیا جس میں حضورؑ نے تقویٰ کو اعمال صالحہ کے ساتھ لازم و ملزوم قرار دیا ہے۔ 12:00 بجے دن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مقام اجتماع میں تشریف لائے اور اختتامی خطاب فرمایا

(مختصر رپورٹنگ۔ ملک رشید احمد طیب)

صدقات

ماہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں بکثرت صدقہ و خیرات کرنا بھی سنت نبوی ہے۔ اسلئے ذیل میں صدقات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اہم ارشاد درج کیا جاتا ہے تاکہ احباب جماعت اس طوعی نیکی کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائیں۔ حضورؓ نے فرمایا:-

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا ہے خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اُس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اسکا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جہاں دُعائیں نہیں پہنچتی وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔"

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں حائل رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتا تھا۔ پس احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ سنت نبوی کے تابع ان بابرکت ایام میں حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنے کو اپنا معمول بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس طوعی نیکی کو اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

اعلان نکاح

میری نواسی عزیزہ امۃ النور عظمیٰ بنت مکرم ریاض الدین صاحب مرحوم کلکتہ کا نکاح عزیزم محمد مظہر احمد ابن مکرم عزیز احمد صاحب آف جرمنی کے ساتھ دو لاکھ روپے حق مہر پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ۱۸ جولائی ۰۴ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں پڑھا اس رشتہ کے جانبین کیلئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔

ولادت

میری پوتی عزیزہ نصرت جہاں تبسم اہلیہ مکرم محمد اظہر احمد صاحب آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے ۲۹ ستمبر ۰۴ء بروز بدھ پہلی بیٹی عطا کی ہے جو قبل از پیدائش وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام ردا محمد تجویز فرمایا ہے۔ عزیزہ مکرم بشیر الدین صاحب ننگلی کی نواسی اور مکرم بشارت احمد خان صاحب آف جرمنی کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالح خادم دین بنائے اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

(اعانت بدر-/۱۰۰ روپے) (صغریٰ بیگم اہلیہ مکرم مستری دین محمد صاحب ننگلی درویش قادیان)

ولادت اور درخواست دُعا

خاکسارہ کے بیٹے عزیزم طاہر احمد بدر ایم اے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲۰۰۴-۱۰-۲۰ پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام قمر احمد رکھا ہے۔ یہ بچہ مکرم محمد دین صاحب بدر درویش مرحوم قادیان کا پوتا اور مکرم محمد ظفر عالم صاحب سلیجہ مرحوم آف کانپور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو صحت والی لمبی عمر سے نوازے۔ نیک سیرت بنائے نظامِ جماعت کے ساتھ ہمیشہ وفا کا تعلق رکھنے والا ہو۔ آمین۔ (رشیدہ بیگم بدر اہلیہ مکرم محمد دین صاحب بدر درویش قادیان)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۰۴-۶-۲۵ کو پہلے لڑکے سے نوازا ہے۔ الحمد للہ۔ حضور انور ایدہ اللہ نے خاکسار کی درخواست پر "وقف نو" کی تحریک میں شامل کرتے ہوئے ازراہ شفقت بچے کا نام محمد ناصر الدین تجویز فرمایا ہے عزیزم مکرم راشد صاحب سابق صدر جماعت امروہہ یوپی کا پوتا اور مکرم ظہیر عالم صاحب ناصر معلم وقف جدید بیرون کا نواسہ ہے نومولود کی صحت و سلامتی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے قارئین بدر سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

(شمس الدین احمد امروہی سرکل انچارج جالندھر)

اگر انصار توجہ دیں تو ہر گھر میں باقاعدہ قرآن کریم پڑھنے اور سمجھنے کی کلاسیں لگ سکتی ہیں

(ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نصرہ اللہ نصراً عزیزاً از خطبہ جمعہ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۴ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۴ء کے خطبہ جمعہ میں تمام افراد جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

☆ - ایک مومن انسان تقویٰ کی راہوں پر چلنے والا خواہشمند انسان قرآن کریم کو پڑھے گا، سمجھے گا۔ اور غور کرے گا، اور اس پر عمل کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ اس ذریعہ سے ہدایت کے راستے بھی پاتا چلا جائے گا۔ اور تقویٰ پر بھی قائم ہوتا چلا جائے گا۔ تقویٰ میں ترقی کرتا چلا جائے گا، اور قرآن کریم کی ہدایت تمہیں دنیا و آخرت دونوں میں کامیاب کرے گی۔ تم اللہ تعالیٰ کی رضا، اور پیار کو بھی پانے والے ہو گے۔

☆ - ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے کہ یہ صرف دعویٰ تو نہیں، اور دیکھے کہ وہ حقیقت میں قرآن کو عزت دیتا ہے؟ کیونکہ اب آسمان پر وہی عزت پائے گا جو قرآن کو عزت دے گا۔

☆ - دنیا کے کاموں کیلئے تو وقت ہوتا ہے، لیکن سمجھنا تو ایک طرف رہا، اتنا بھی وقت نہیں ہوتا کہ ایک دو رکوع تلاوت ہی کر سکیں۔

☆ - ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھیں اور اس کی تلاوت کی طرف توجہ دیں، پھر ترجمہ پڑھیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر پڑھیں۔

☆ - اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے، کہ وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کر کے وہ احمدیت سے دور تو نہیں جا رہا۔

☆ - ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے ہمیں جو کچھ ملنا ہے قرآن کریم کی برکت سے ملنا ہے۔

☆ - پس بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالیں، اور خود بھی پڑھیں، ہر گھر سے تلاوت کی آواز آنی چاہئے، پھر ترجمہ پڑھنے کی بھی کوششیں کریں، اور سب ذیلی تنظیموں کو اس سلسلے میں کوشش کرنی چاہئے، خاص طور پر انصار اللہ کو۔ کیونکہ میرے خیال میں خلافت ثالثہ کے دور میں اُن کے ذمہ یہ کام لگایا گیا تھا، اسی لئے اُن کے یہاں ایک قیادت اس کیلئے ہے جو "تعلیم القرآن" کہلاتی ہے۔ اگر انصار پوری توجہ دیں تو ہر گھر میں باقاعدہ قرآن کریم پڑھنے اور سمجھنے کی کلاسیں لگ سکتی ہیں۔

☆ - قرآن کریم میں آیا ہے کہ وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا ○ (الفرقان ۳۱-۲۵) اور رسول کہے گا اے میرے رب یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔ پس احمدیوں کو ہمیشہ فکر کرنی چاہئے۔ کیونکہ ماحول کا بھی اثر ہو جاتا ہے، دنیاداری بھی غالب آ جاتی ہے، کوئی احمدی کبھی بھی ایسا نہ رہے، جو کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو۔ کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو اس کے احکام پر عمل نہ کرتا ہو۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی کوئی احمدی اس آیت کے نیچے آ جائے کہ اُس نے قرآن کریم کو متروک چھوڑ دیا ہو۔ پس اس کیلئے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جو کمیاں ہیں ہر ایک کو اپنا اپنا جائزہ لینا چاہئے۔ ہمارے اندر کوئی کمی تو نہیں۔ ہم نے قرآن کریم کو چھوڑ تو نہیں دیا؟ تلاوت باقاعدگی سے ہو رہی ہے یا نہیں ترجمہ پڑھنے کی کوششیں ہو رہی ہیں یا کہ نہیں تفسیر سمجھنے کی کوششیں ہو رہی ہیں یا کہ نہیں۔

☆ - اپنے آپ کو اپنی نسلوں کو بچانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف توجہ دیں۔ اس کو پڑھیں۔ اس کی تلاوت کریں۔ اس کے مطالب کی طرف بھی توجہ دیں۔

☆ - جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ انصار اللہ کے ذمہ خلافت ثالثہ میں یہ لگایا گیا تھا کہ قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کریں۔ قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دیں۔ گھروں کو بھی اس نور سے منور کریں۔ لیکن ابھی بھی جہاں تک میرا اندازہ ہے انصار میں بھی سو فیصد قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والے نہیں ہیں۔ اگر جائزہ لیں تو یہی صورت حال سامنے آئے گی۔ اور پھر یہ ہے کہ اس کا ترجمہ پڑھنے والے ہوں۔ آج انصار اللہ کا اجتماع بھی شروع ہو رہا ہے۔ یہ بھی اُن کے پروگرام میں ہونا چاہئے کہ اپنے گھروں میں خود بھی پڑھیں اور اپنی بیوی بچوں کی بھی نگرانی کریں۔ کہ وہ بھی اس پر عمل کرنے والے ہوں۔

نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی سیدنا حضرت امیر المومنین نصرہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں تمام انصار بھائیوں سے گزارش کرتی ہے کہ وہ خود بھی قرآن مجید پڑھیں اور اپنے افراد خاندان کو بھی پڑھائیں اور قرآن مجید دوسروں کو پڑھانے کیلئے کم از کم اپنے دو ہفتے "وقف عارضی پروگرام" کے تحت وقف کریں۔ کیوں کہ قرآن مجید پڑھانا بہت ثواب کا کام ہے۔ شاید یہی نجات کا ذریعہ بن جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۴ء کے خطبہ جمعہ میں رمضان المبارک میں درس القرآن سننے کی تاکید فرمائی ہے۔ لہٰذا اگر آپ کی جماعت میں روزانہ درس القرآن کا انتظام نہیں ہے۔ تو اس کا فوراً انتظام فرمانے کی درخواست ہے۔ درس کا طریق یہ ہے کہ اپنے حالات کے مطابق پہلے کچھ حصہ ناظرہ قرآن کی تلاوت کر لی جائے اور پھر تفسیر صغیر یا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن سے ترجمہ تفسیر پڑھ کر سنائی جائے۔

اس تعلق سے رپورٹ رمضان کے بعد نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی کو بھجوا دیں۔ (جزاکم اللہ تعالیٰ)

(نظارت تعلیم القرآن وقفِ عارضی قادیان)

رمضانُ المبارک کا مقدس مہینہ اور ادائیگی زکوٰۃ

احباب یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور ہر صاحب نصاب مسلمان کے لئے اسکی ادائیگی ایک اہم شرعی فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا کی طرح چلتا تھا۔ پس احباب جماعت کو بھی چاہئے کہ اپنے پیارے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ماہ مبارک اور بابرکت مہینہ میں جہاں اپنے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں وہاں صاحب نصاب احباب ابھی سے اپنی زکوٰۃ کا حساب کر کے واجب الادا زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں افراد جماعت کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ:

"ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور ایک معین شرح ہے۔ عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔ زمینداروں کے لئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اسی طرح جنہوں نے جانور، بھیڑ، بکریاں، گائے وغیرہ پالی ہوتی ہیں ان پر بھی ایک معین تعداد سے زائد ہونے پر زکوٰۃ واجب الادا ہے۔ پھر بینک میں یا کہیں بھی جو ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے۔ اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں، جن کی اپنی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات تو نہیں دیتیں، دوسری تحریکات میں حصہ لے لیتی ہیں۔ لیکن اگر ان کے پاس 52 تولے چاندی کی قیمت کے برابر زیور ہے تو اس پر 2.5% (اڑھائی فیصد) کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے خواہ وہ زیور مستقل طور پر اپنے ہی استعمال میں رہتا ہو یا گاہے گاہے غریب عورتوں کو بھی پہننے کے لئے دیا جاتا ہو۔ احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ ہر قسم کے زیور پر زکوٰۃ ادا کی جائے۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا بھی یہی تعامل رہا ہے۔" (تلخیص از اقتباس خطبہ جمعہ 28 مئی 2004ء)

فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت اور اس کی ادائیگی کے صحیح طریق سے عدم واقفیت کے باعث اکثر جماعتوں اور صاحب نصاب افراد کی طرف سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ انہیں اپنی زکوٰۃ کی رقم مقامی مستحقین یا ضرورت مند رشتہ داروں میں ہی تقسیم کرنے کی اجازت دی جائے اس غلط رجحان کی اصلاح کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 5/11/98 میں ہدایت فرمائی تھی کہ:-

"زکوٰۃ کے متعلق بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہمیں یہاں اپنے رشتہ داروں میں زکوٰۃ دینے کی اجازت دی جائے۔ زکوٰۃ مرکزی بیت المال میں جمع ہونی چاہئے۔ کسی شخص، کسی فرد واحد کو اجازت نہیں کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اپنے غریب بھائیوں کو چنے۔ غریب بھائیوں کو جو چنتا ہے اسکو مرکز کو لکھنا چاہئے کہ ہمارے ہاں اتنے غریب ہیں۔ پھر خواہ بھائی ہوں یا غیر بھائی ہوں، ان سب کے لئے کلی زکوٰۃ کی رقم ادا کی جائے گی۔ تو ایک آدمی کی زکوٰۃ تو کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی اور اگر وہ کی بھی تو اپنے عزیزوں پر ہی خرچ کرے گا۔ اس میں دنیوی منفعت شامل ہو جاتی ہے۔"

اگر ہمارے احباب اور ہماری بہنیں پورے طور پر جائزہ لیں تو بفضلہ تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ چونکہ افراد جماعت عموماً اپنی زکوٰۃ ماہ رمضان المبارک میں ہی ادا کرتے ہیں اسلئے صاحب نصاب احباب و مستورات کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اس فریضہ کی بجا آوری کی طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

صدقۃ الفطر اور عید فنڈ

صدقۃ الفطر:- صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا سا حکم ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں حقیقت میں بہت اہم اور ضروری ہوتے ہیں جنکی بجا آوری اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور عدم بجا آوری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتی ہے۔ اس قسم کے اسلامی احکام میں سے (جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں) ایک اہم حکم صدقۃ الفطر سے تعلق رکھتا ہے۔ جو تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر (خواہ وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں) فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو۔ اسکی طرف سے اسکے سرپرست یا مربی کیلئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔

واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کیلئے ایک صاع عربی پیمانہ یعنی میٹرک سسٹم میں دو کلو 750 گرام غلہ یا اسکی رائج الوقت قیمت مقرر کی ہے پوری شرح کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص پوری شرح کے مطابق ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف شرح پر بھی ادائیگی کر سکتا ہے۔ قادیان اور اس کے گرد و نواح میں چونکہ ایک صاع غلہ کی اوسط قیمت -/18 روپے بنتی ہے۔ اسلئے پنجاب کیلئے صدقۃ الفطر کی پوری شرح -/18 روپے مقرر کی گئی ہے۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہئے۔ تا بیوگان، یتامیٰ اور نادار مستحقین کی اس رقم سے بروقت امداد کی جا سکے۔ دفتر وکالت مال لندن کے سرکلر VMA 7547/19-11-01 کے مطابق صدقۃ الفطر کی مجموعی وصولی کا 1/10 حصہ بہر صورت مرکزی ریزرو فنڈ میں جمع ہونا چاہئے۔ بقیہ 9/10 حصہ مقامی مستحقین میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اس امر کا فیصلہ کرنا مجلس عاملہ کی ذمہ داری ہے کہ اس 9/10 حصہ میں سے بھی کس قدر رقم مقامی مستحقین میں تقسیم کی جائے اور کس قدر مرکز میں بھجوائی جائے۔ ہر جماعت میں صدقۃ الفطر کی آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب رکھا جانا ضروری ہے۔ واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

عید فنڈ:- سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ہر کمانے والے فرد کیلئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت کئی گنا گر چکی ہے احباب جماعت کو چاہئے کہ اپنے عید کے اخراجات میں کفایت کرتے ہوئے اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہئے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

وصایا

منظوری سے قبل وصایا اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15341:: میں عطیۃ القدوس زوجہ ارشد علی صدیقی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبانان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7.8.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ جائیداد منقولہ زیور طلائی 32.330 گرام تفصیل درج ذیل ہے۔

ہار ایک عدد 12 گرام۔ بالیاں دو جوڑی 11.490 گرام
انگوٹھیاں 3 عدد 8.840 گرام کل قیمت 17781.50
زیور نقرئی 2 سیٹ 70 گرام قیمت -/630 روپے۔ حق مہر 26000 روپے بذمہ شوہر
میرا گزارہ آمد از جیب خرچ تین صد روپے ہے

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ارشد علی صدیقی	عطیۃ القدوس	ظہیر احمد خادم

وصیت نمبر 15342:: میں لمۃ السلام کوثر زوجہ سید وسیم احمد عجب شیر قوم رائیں پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07.8.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

نام جائیداد	وزن	اندازاً قیمت
طلائی ٹاپس	3.200	1500
طلائی انگوٹھی	2.000	820
طلائی جھمکے	2.500	1560
کرسٹل کی زنجیر	2.500	1100
کوکہ		100
حق مہر بذمہ خاوند		4000
میزان		9080

اس کے علاوہ منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ تین صد روپے ہے۔
میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد انور احمد	لمۃ السلام کوثر	سید وسیم احمد عجب شیر

وصیت نمبر 15343:: میں عاصمہ طیبہ بنت منیر احمد خادم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08.8.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ خاکسارہ کی کوئی منقولہ غیر منقولہ جائیداد نہیں۔
میرا گزارہ آمد از خورد ونوش سالانہ -/3600 روپے ہے۔
میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
منیر احمد خادم	عاصمہ طیبہ	سید وسیم احمد تماپوری

وصیت نمبر 15344:: میں خالدہ رفعت زوجہ سید طارق احمد قوم گاڑہ پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن پٹنہ ڈاکخانہ پٹنہ ضلع پٹنہ صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25.4.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

نام جائیداد	وزن	اندازاً قیمت
کانٹا سیٹ سونے کے	39.200	15778
کوکا	00.609	472
کانٹا سیٹ	84.750	38985
انگوٹھی 5 عدد	14.400	8004
کنگن 4 عدد	66.500	30590
چین پنڈل	5.130	2507
کانٹا	5.480	2520
چین	6.370	1831
رنگ (بالی)	1.630	800
پائل چاندی	193.00	1158
کانٹا سیٹ چاندی	45.00	350
میزان		102695
حق مہر بذمہ خاوند		100000

میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ پانچ صد روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سید طارق احمد	خالدہ رفعت احمد	محمد الیاس

وصیت نمبر 15345:: میں فہمیدہ خاتون زوجہ مکرم مولوی فیض احمد صاحب درویش قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبانان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01.9.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ جائیداد وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

نام جائیداد	وزن	اندازاً قیمت
سونے کا ہار ایک عدد	15.930	9876.00
سونے کی بالیاں دو عدد	2.100	1302.00
سونے کا کوکا ایک عدد		100.00
میزان		11278.00

حق مہر مبلغ -/5000 روپے خاوند سے وصول کرلیا ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ تین صد روپے ہے۔ خاوند کا فیملی سکیل مع الاؤنس 2095 روپے ہے اور ملازمت انصار اللہ -/1815 روپے، کل میزان -/3910 ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
فیض احمد درویش	فہمیدہ خاتون	قریشی محمد رحمت اللہ

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

شہر بنارس کا مختصر تذکرہ

سید قیام الدین برق مبلغ بنارس

مختصر تعارف::

بنارس صوبہ اتر پردیش کا ایک مشہور صنعتی اور قدیم شہر ہے۔ 'کاشی کھنڈ' اور ہنود کی دوسری دھارمک کتابوں میں اس شہر کو متبرک بتایا گیا ہے اور اس سلسلہ میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے گئے ہیں لیکن اس میں بنارس کی کوئی تاریخ نہیں لکھی۔

اس شہر بنارس کے آباد ہونے کی صحیح تاریخ نہیں بتائی جاسکتی البتہ سارے مورخین کا اس پر اتفاق ہے کہ دنیا کی قدیم ترین آبادیوں میں سے ایک بنارس بھی ہے۔ ایک انگریز سیاح لکھتا ہے کہ" اگر یہ معلوم ہوجائے کہ بنارس کب آباد ہوا تو ہمالیہ پہاڑ کے عالم وجود میں آنے کا زمانہ معلوم کرنا آسان ہوگا (بحوالہ شادعباس کی کتاب انصاری برادری)

بنارس کے کئی نام ہیں۔(۱) کاشی۔ بنارس کا قدیم نام کاشی ہے یہ سنسکرت لفظ کاش سے بنا ہے جس کے معنے درخشاں اور روشن کے ہیں ہنود کے عقیدۃ میں کاشی ہی معرفت حاصل کرنے کی جگہ ہے جیسا کہ ان کے ویدوں میں ہے۔ کاشی نام پڑنے کی دوسری وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ راجہ دیوداس کے خاندان میں کاش نام کا ایک راجہ ہوا تھا جس نے اس مقام کو بڑی ترقی دی اس لئے اس کے نام پر مشہور ہوگیا۔ (۲) بارانسی یا بنارس دریائے گنگا کے کنارے برنا ندی کے سنگم اور اسی گھاٹ کے درمیان واقع ہے اس وجہ سے اس کا نام برنا اسی سے بارانسی ہوا پھر بگڑ کر بنارس ہوگیا (۳) وارانسی اب موجودہ حکومت نے قدامت کی طرف پلٹتے ہوئے دوبارہ بارانسی رکھ دیا جو ہندی تلفظ میں وارانسی کہلاتا ہے۔ (بحوالہ حالات بنارس صفحہ۴)

کتاب'' انصاری برادری'' کے مصنف بنارس کے بارہ میں ذکر کرتے ہوئے ایک مقام پر لکھتے ہیں'' بنارس اگر انسانی آبادی کے ساتھ ہی عالم وجود میں آیا تو اسلام بھی اپنے وجود میں آنے کے ساتھ ہی بنارس میں اپنے تمام تر نورانی پیکر و جلوہ سامانیوں کے ساتھ پہنچ گیا تھا اسلام اور بنارس کو اسی کڑی نے باندھا ہے جس تجارتی کڑی نے اسلام سے پہلے زمانہ قدیم کے عرب اور ہندوستان کو باندھ رکھا تھا۔ بنارس کی قدامت اور بنارس میں مسلمانوں کی قدامت کے سلسلہ میں مسلمانوں یا انصاری برادری کا خاص تعلق ہے۔ اس شہر میں مسلمانوں میں سے انصاری برادری نے بنارسی کپڑوں کی صنعت کو فروغ دیکر جہاں لاکھوں انسانوں کو روزگار فراہم کیا وہیں ان کپڑوں کے ذریعہ ہندوستان کے زرمبادلہ کمانے کا موقعہ فراہم کیا۔

اس مختصر تمہید کے بعد راقم الحروف بنارسی کپڑے بنارسی ساڑی کے بارہ میں کچھ تبصرہ کرنا چاہتا ہے۔

بنارسی ساڑھی::

بنارسی ساڑھی کو دیگر ساڑھیوں کے بالمقابل ایک خاص قسم کی اہمیت حاصل ہے جفاکش کاریگر اپنی ساری توانائیاں اس بنارسی ساڑھی کی تیاری اور سجانے کے سلسلہ میں صرف کر دیتے ہیں۔ لکھا ہے مغل دور ہی سے بنارسی ساڑھی شاہی شان وشوکت کا ایک حصہ بن گئی تھی اور سولہویں اور سترہویں صدی ہی سے بنارسی ساڑھی بیرون ملک درآمد کی جانے لگی۔ اس صنعت کو مغل بادشاہوں اور نوابوں نے زینت بخشی۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کی آمد اور برٹش حکومت کی جڑ مضبوط ہونے کے ساتھ ساتھ بنارسی ساڑھی یوروپ کے بازاروں میں ایک بیش قیمت سوغات بن گئی۔ شہر بنارس میں ہندوؤں کا ایک مقدس تیرتھ ہونے کی وجہ سے اور ملک کے ہندو رجواڑوں میں بنارسی ساڑھی کی مانگ ہونے کے باعث برٹش دور میں بھی بنارسی ساڑھی اور بنارسی تھان کے دھندے نے بازار میں اپنی مضبوط گرفت بنائے رکھی۔ برٹش حکومت کے اختتام پر ملک کی تقسیم کا حادثہ اور بگڑے ہوئے فرقہ وارانہ حالات نے اس صنعت کو شدید نقصان پہنچایا'' بعد میں پھر پیشہ ور کاروباری حضرات نے ایک بار پھر سے اس صنعت کو تقویت پہنچائی اور خوب خوب فروغ دیا اور یہ کارواں اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہا اور ہے۔ ساری دُنیا کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو دوسری صنعتوں کے ساتھ بنکاری میں بھی مسلمانوں نے خاص ندرت و فنکاری اور جدت طرازی سے کام لیا ہے۔ پہلے صرف تھان بنتے تھے بعد میں پھر ساڑھیاں بننے لگیں اگر بغور جائزہ لیا جائے تو بنارسی ساڑیاں خصوصاً ریشمی ساڑیوں کی جدت طرازی مسلمانوں کی مرھون منت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کی آزادی تک بنارسی ساڑھیوں کے کام میں صرف مسلمان تھے اور آج بھی 95 فیصد مسلمان ہیں۔

ایک وضاحت::

مقبولیت کی حامل خالص نقشہ بندی جو ساڑھیاں ہوتی ہیں وہ ریشم اور کتان سے تیار کئے جاتے ہیں ریشم اور کتان دونوں ایک ہی چیز ہیں دونوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ ریشم جس شکل میں پیدا ہوتا ہے اس کو ریفائن کرکے کام میں لایا جاتا ہے اسی ریشم کو ڈبل یا ٹرپل کر کے ٹوئسٹ (بل دینا) کردینے سے کتان بن جاتی ہے۔ اسی کتان کو کھار دینے سے نرم ملائم ہوجاتی ہے۔ بغیر کھارے ہوئے بھی کتان کے کپڑے بنتے ہیں بغیر کھری کتان کو''کوری کتان'' کہتے ہیں''۔

اب اس قدر بنارسی ساڑھی پر تبصرہ کے بعد قارئین کرام کو یہ جانکاری دینے میں خاکسار ایک لذت اور سرور محسوس کرتا ہے کہ خداتعالیٰ کے پیارے مسیح پاک نے بھی بنارسی تھان کو پسند فرمایا۔ چنانچہ ماہانہ مصباح ربوہ میں بنت مہدی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کا ایک مضمون'' ذکر حبیب'' کے عنوان سے شائع شدہ ہے اس مضمون میں ہیرے جواہرات بکھیرے گئے ہیں۔ اچھے اچھے واقعات اور اچھی اچھی باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان کی گئی ہیں اُس مضمون کو جاری رکھتے ہوئے حضرت نواب مبارکہ بیگم تحریر فرماتی ہیں۔

"ایک دن ایک پچھتاوا'' حضرت اماں جانؓ نیچے خواجہ صاحب کے صحن میں تھیں۔ میں بھی تھی۔ حضرت اماں جانؓ نے کسی کپڑے والے کو بلوایا تھا اور میرے جہیز کے لئے کچھ کپڑا خرید رہی تھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام میرے نزدیک آئے اور کہا'' تمہاری اماں تمہارے لئے ریشم وغیرہ لے رہی ہیں ہمیں تو بنارسی کپڑا پسند ہے۔ یہ تھان بنارسی جو رکھے ہیں جس پر تم ہاتھ رکھ دو وہ اپنے پاس سے خود تم کو لے کر دوں گا''۔ مجھے باتوں سے پتہ تو لگ گیا تھا کہ میری شادی کیلئے اماں جانؓ کپڑے پسند کر رہی ہیں اتنی شرم آئی کہ بول ہی نہ سکی۔ آج تک پچھتاتی ہوں وہ تو خاص تبرک اور تحفہ ہوتا' آپکی پسند دیکھ کر حضرت اماں جانؓ نے بنارسی بھی لیا ہوگا مگر وہ خاص آپ کا کہنا اور الگ لینا وہ بات کہاں''

(بحوالہ مصباح ماہانہ ربوہ۔۱۹۷۰ء جنوری صفحہ ۲۸)

بنارس اور احمدیت

اس شہر بنارس میں احمدیت کا نفوذ کب سے اور کیسے ہوا۔ بنارس کی جماعت حضرت اقدس مہدی پاکؑ کے مبارک زمانہ سے ہی قائم ہے۔ بنارس کے ندیسر محلّہ میں دو بزرگ صوفی الٰہی بخش اور پیر عبد الرزاق صاحب تھے عبدالرزاق صاحب بنارس کے ایک کنگ اسکول میں ٹیچر تھے ایک مرتبہ اُن کو اسکول میں ایک عیسائی ٹیچر نے ایک اخبار دکھایا کہ پنجاب میں امام مہدی ظاہر ہوگیا ہے تب رزاق صاحب نے صوفی الٰہی بخش صاحب کو امام مہدی کی ظہور والی خبر سے آگاہ کیا کیونکہ ان کو اس خبر سے کافی عرصہ پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر ملی تھی کہ امام مہدی پیدا ہوگئے ہیں چنانچہ اس امر کی تحقیق کیلئے 1905ء میں ہر دو بزرگ قادیان پنجاب تشریف لے گئے اور امام مہدی کی بیعت کرکے واپس آئے اللہ کے فضل سے بنارس میں جماعت کی ایک خوبصورت مسجد لب سڑک ہے اس مسجد کی سنگ بنیاد 1317 ہجری ۱۱ رمضان میں مولوی الٰہی بخش صاحب نے رکھی تھی۔

تاریخ احمدیت کے مطابق ۱۱ اپریل ۱۹۱۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے حکم سے قادیان سے ایک قافلہ سوئے بنارس تبلیغ کی غرض سے آیا تھا جس میں درج ذیل کبار صحابہؓ شامل تھے حضرت مفتی محمد صادقؓ، حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحبؓ حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ حضرت مولوی غلام رسول صاحبؓ راجیکی۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ بھی منصب خلافت پر فائز ہونے سے پہلے بنارس تشریف لائے تھے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ دو مرتبہ بنارس تشریف لائے تھے ڈاکٹر عبد السلام صاحب مرحوم بھی بنارس ہندو یونیورسٹی سے اعزازی ڈگری لینے کیلئے تشریف لائے تھے۔ اسی طرح بنارس میں مبلغ سلسلہ کی حیثیت سے صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت بھائی الہ دین صاحب رضی اللہ بھی رہ چکے ہیں۔ اس وقت ایک معقول تعداد میں بنارس کی جماعت میں احمدی احباب موجود ہیں اور جماعتی سرگرمیاں بزرگان کی ہدایات کی روشنی میں جاری و ساری ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۴/اکتوبر ۲۰۰۴ء کو بیت الفضل لندن کے احاطہ میں درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالرشید صاحب) مورخہ ۹/اکتوبر ۲۰۰۴ء کو یوکے میں بعمر ۸۴ سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور محسن رضوی صاحب صدر جماعت شیفیلڈ کی ساس تھیں۔ آپ نے لمبا عرصہ صدر لجنہ شیفیلڈ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

نماز جنازہ غائب:

مکرم پیر مظہر احمد صاحب (ابن مکرم پیر صلاح الدین صاحب) ۱۲/اکتوبر ۲۰۰۴ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پیر صلاح الدین صاحب کے بیٹے مکرم پیر اکبر علی صاحب کے پوتے اور مکرم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے۔ کمپیوٹر کے ماہر تھے۔ اسلام آباد کی جماعت کے حسابات کیلئے بھی آپ نے ایک کمپیوٹر پروگرام بنا کر دیا اور بہت سا وقت اس خدمت میں صرف کیا۔ آپ نے اہلیہ کے علاوہ ۳ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے ۲ بیٹے اور ایک بیٹی ہے اور یہ سب پڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 52 Tuesday, 2 Nov 2004 Issue No : 44

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

ٹورنٹو (کینڈا) میں عبدالسلام سیمینار

۱۰ ستمبر ۲۰۰۴ کو یونیورسٹی آف ٹورنٹو میں ڈاکٹر عبدالسلام کی آٹھویں برسی کے سلسلہ میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ اس سیمینار میں چار مقررین نے ڈاکٹر عبدالسلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے کیلئے ٹھوس مقالہ جات پیش کئے۔ اس سیمینار کے ماڈریٹر جناب ضیاء الدین تھے جنہوں نے افتتاحیہ میں فرمایا کہ:۔

حکومت پاکستان اور ملک نے جس طرح اس عبقری سائنس دان کی صلاحیتوں سے فائدہ نہ اٹھایا وہ ان کے تعصب اور کم فکری کی دلیل ہے۔

انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام ابھی تک لوگوں کے دلوں اور ذہنوں میں زندہ ہیں۔ انہوں نے اپنے ورثہ میں آئی سی ٹی پی جیسا جو ادارہ چھوڑا ہے وہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو پاکستان سے کس قدر محبت تھی۔

سیمینار کے پہلے مقرر جناب زکریا ورک تھے جنہوں نے گزشتہ سال ڈاکٹر عبدالسلام کی زندگی پر کتاب شائع کی تھی۔ ان کے مقالہ کا عنوان تھا ''ڈاکٹر عبدالسلام چیمپین آف سائنس ان دی تھرڈ ورلڈ''

انہوں نے ڈاکٹر سلام کی پاکستان اور ترقی یافتہ ممالک میں سائنس کے فروغ کے بارہ میں کنٹری بیوشن کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے اس عظیم فرزند سے جس قسم کا سلوک کیا گیا اس سے پتہ چلتا ہے کہ بعض متعصب لوگ یہ چاہتے ہی نہیں کہ سائنس کے بارہ میں تعصب سے بڑھ کر سوچا جائے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے مختلف ممالک جیسے سوئزرلینڈ، کینڈا، سپین میں تو ڈاکٹر عبدالسلام کے نام پر سڑکوں کے نام اور سائنسی ادارے موجود ہیں مگر پاکستان میں ابھی تک ایسا نہیں ہوسکا۔

ڈاکٹر خالد سہیل نے ڈاکٹر عبدالسلام کی زندگی میں ہونے والی بہت سی ٹریجڈیز پر روشنی ڈالی اور کہا کہ ان کی سب سے بڑی ٹریجڈی یہ تھی کہ

وہ پاکستان سے عشق کی حد تک پیار کرتے تھے مگر اپنے محبوب پاکستان سے ان کو ایسا پیار نہ مل سکا۔ وہ مسلمانان عالم سے بھی بے حد پیار کرتے تھے مگر چند ایک علماء ان سے نفرت کرتے تھے محض اس لئے کہ ان کے مذہبی اعتقادات ان کے جیسے نہ تھے۔ انہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام کو زبردست محب وطن قرار دیا اس ضمن میں انہوں نے ڈاکٹر صاحب کا درج ذیل حوالہ پیش کیا۔

Pakistan is a country where religiosity and blind faith is more powerful than scientific and rational thinking and politically, where politics and demöractic institutions are subservient to the military.

سیمینار کی تیسری مقررہ محترمہ درخشندہ تھیں جنہوں نے ''ڈاکٹر عبدالسلام کی سائنس میں کنٹری بیوشن'' کا ذکر تفصیل سے کیا۔

سائنس سے دلچسپی رکھنے والے احباب کیلئے ان کا مقالہ نہایت عالمانہ تھا۔ انہوں نے تقریر ختم کرنے سے قبل کہا کہ جب میں یہاں آرہی تھی تو کسی نے مجھ سے پوچھا کہ کیا عبدالسلام اس سیمینار کیلئے آرہے ہیں؟ میں نے اس کو جواب دیا ہاں وہ آرہے ہیں کیونکہ عظیم انسان کبھی نہیں مرتے ہیں وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔

سیمینار کی آخری مقررہ جنابہ صبوحی انصاری تھیں جنہوں نے سامعین کو بتلایا کہ

ڈاکٹر سلام کے نزدیک سائنس اور مذہب میں کوئی اختلاف نہیں بلکہ ان کے نزدیک سائنس دان فی الحقیقت صوفی ہی ہوتا ہے جو فطرت کے اسرار و رموز جاننے کی کوشش کرتا ہے۔ سیمینار کے آخر پر سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا جو بہت ہی دلچسپ اور گرما گرم بحث سے معمور تھا۔

آئی سی ٹی پی کے چالیس سال

قارئین کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ انٹرنیشنل سینٹر فار تھیورٹیکل فزکس جس کی بنیاد پاکستان کے واحد نوبل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام نے ۴؍اکتوبر ۱۹۶۴ء کو رکھی تھی اس کو اکتوبر ۲۰۰۴ء میں چالیس سال ہو جائیں گے۔

یہ سینٹر خلیفہ المامون الرشید کی نویں صدی میں بغداد میں قائم کردہ سائنس اکیڈمی بیت الحکمۃ کی یاد دلاتا ہے۔

آئی سی ٹی پی کے قیام کا واحد مقصد بنیادی اور اطلاقی سائنس میں ریسرچ اور غیر ترقی یافتہ ممالک میں جدید سائنسی علوم کی تعلیم کو مروج کرنا تھا۔

چالیس برس مکمل ہونے کی خوشی میں ۴ اور ۵ اکتوبر ۲۰۰۴ کو ٹریسٹ (اٹلی) میں ایک دوروزہ کانفرنس منعقد کی جارہی ہے۔ اس تقریب کے انتظامات اٹلی کے صدر عزت مآب کارلو آزگلیو کیاپی کی زیرنگرانی مکمل کئے جارہے ہیں۔ اس موقعہ پر ہونے والی افتتاحی میٹنگ میں مقررین اس بات کا جائزہ لیں گے کہ گزشتہ چالیس سال میں سینٹر نے کیا تاریخی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ نیز یہ طے کیا جائے گا کہ دنیا میں آئے روز ہونے والی تبدیلیوں کے پیش نظر یہ سینٹر کیا لائحہ عمل اختیار کرے۔

پہلے روز افتتاحی تقریب کے بعد سائنس دانوں کا ایک پینل بین الاقوامی تعاون اور ترقی یافتہ ممالک میں سائنس کے فروغ پر مباحثہ میں حصہ لے گا۔

دوپہر کے وقت دنیا کے چوٹی کے سائنس دان اپنے مقالہ جات پیش کریں گے۔ ہر مقالہ کا وقت چالیس منٹ کا ہوگا پہلا مقالہ مصر کے نوبل انعام سائنسدان جناب احمد حسین زویل کا ہوگا۔ جس کا عنوان ہے۔ Ultrafast science at new limits کل پندرہ سائنسدان تقاریر کریں گے جن میں سے آٹھ نوبل انعام یافتہ ہوں گے۔ جملہ سائنس دان سائنس کی مختلف فیلڈ میں مستقبل میں ہونے والی ایجادات پر روشنی ڈالیں گے۔

آئی سی ٹی پی اس موقعہ پر ایک کتاب شائع کر رہی ہے جس میں بیسویں صدی کے ممتاز سائنسدانوں کے دو صفحات پر مبنی مختصر مگر جامع واقعات پیش کئے جائیں گے جن کی وجہ سے انہوں نے سائنس کو اپنا مستقبل بنالیا نیز انہوں نے سائنس میں کیا خاص کنٹری بیوشن کی ہے۔ ایک سو سائنسدانوں بشمول ۲۵ نوبل انعام یافتہ سائنسدانوں نے اپنے مضامین اس کتاب کیلئے لکھ کر بھیجے ہیں۔ (محمد زکریا ورک)

بقیہ صفحہ : 2

۔۔۔چان کا نظرانہ پیش کر دیا۔

دوسری طرف کشمیر کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اورنگ زیب کے زمانہ سے بہت پہلے ہی کشمیر میں بھاری تعداد میں مسلمان موجود تھے اور ہندو تو بس خال خال تھے۔ چنانچہ اس تعلق میں تاریخ اقوام کشمیر سے ایک حوالہ ملاحظہ فرمایئے:

''اسلام نے اپنا علم کشمیر میں ۱۳۳۹ء میں بلند کیا اس زمانہ میں اور اس سے کچھ عرصہ بعد کشمیر کے تمام ہندو وہ براہمن تھے یا کشتری بدھ مذہب تھے یا کسی اور گروہ سے تعلق رکھتے تھے دیہاتی تھے یا شہری سب کے سب مسلمان ہوگئے۔ بعض ہندو مصنفین کے قول کے مطابق صرف گیارہ گھر اور پنڈت آنند کول مصنف کشمیری پنڈت کی تحریر کے مطابق صرف دو گھر ایسے تھے جو اپنے سابقہ مذہب پر قائم رہے''۔ (تاریخ اقوام کشمیر جلد نمبر ا مصنفہ محمد الدین فوق صفحہ ۱۴-۱۵ گلشن پبلشرز مدینہ چوک گاؤ کدل سرینگر کشمیر نیا ایڈیشن جنوری ۲۰۰۴ء)۔

جب ہم اس تناظر میں قابل احترام گورو گوبند سنگھ جی اور اورنگ زیب کے تعلقات کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ باوجود گورو گھر کے چغلخوروں کے شکایت کرنے کے باوجود پہاڑی راجاؤں کی مخالفت کرنے کے اور باوجود اورنگ زیب کے پنجاب کے حکام گورو گوبند سنگھ جی کے ساتھ جنگ کرنے کے جب اورنگ زیب کو اصلیت کا علم ہوا ہے تو اس نے گورو صاحب کو لکھا

''مجھے اچھی طرح علم ہوگیا ہے کہ آپ اس سچے ست گورو نانک کی گدی کے وارث اور سچے خدا پرست ہو میرے عملے نے بُت پرست پہاڑی راجاؤں کے کہنے پر آپ سے زور و ظلم کا برتاؤ کیا۔ میں خود دہلی پہنچ کر اُن کو سزا دوں گا آپ بہت جلد میرے پاس آئیں۔ (تواریخ گورو خالصہ جلد سوم صفحہ ۴۹۷)

تاریخ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خود گورو گوبند سنگھ جی کو بھی اس بات کا احساس تھا کہ اورنگ زیب کو اصل حقیقت کا علم نہیں ہے تبھی تو انہوں نے اس کیلئے ''ظفر نامہ'' لکھا اور اس کی دعوت پر دہلی بھی تشریف لے گئے وہ الگ بات ہے کہ اورنگ زیب کی وفات کی وجہ سے بہت سے اُمور تشنہ تکمیل رہے۔ چنانچہ اورنگ زیب کی وفات کے بعد اس کے بیٹوں میں جب حکومت پر جھگڑا ہوگیا تو گورو گوبند سنگھ جی نے اورنگ زیب کے بیٹے معظم شاہ المعروف بہادر شاہ ظفر کی مدد کی اور حصول حکومت میں اس کو مدد دینے کیلئے اپنے بہادر سپاہی بھی بھیجے۔ بہادر شاہ اور اورنگ زیب کے تعلق پر انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں (منیر احمد خادم)

درخواست دُعا

اسیرانِ راہ مولیٰ جو ایک عرصہ سے پاکستان کی جیلوں میں اور کالکوٹھریوں میں اپنی زندگی کے دن گزار رہے ہیں۔ ان سب کی باعزت رہائی کیلئے اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (ادارہ)